عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۳ | ۷ تا ۱۳ ذوالقعدہ ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ مئی ۲۰۲۴ء | شمارہ: ۱۹

نزول عیسیٰ اور مرزا کا دعویٰ مسیحیت

چیف جسٹس آف پاکستان سے دردمندانہ گزارشات

بہاولپور ایک قدیمی فلاحی ریاست

اسلام میں نظام حکومت کا تصور

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

والدہ اور تین بیویوں کی اولاد میں تقسیم وراثت

س:... میرے والد صاحب کا انتقال ۱۹۹۵ء میں ہوگیا، انہوں نے اپنی وراثت میں صرف ایک گھر چھوڑا ہے، جو کہ ۱۲۰ گز کا ہے، جس کی ملکیت آج کے دور میں ایک کروڑ پچاسی لاکھ ہے۔ ورثا میں میری دادی حیات ہیں اور میرے والد صاحب نے تین شادیاں کیں، پہلی بیوی کا انتقال ہوگیا، جس سے ایک بیٹا ہے، پہلی بیوی کا انتقال ۱۹۸۱ء میں ہوا، دوسری بیوی سے دو بیٹے ہیں، میرے والد کے انتقال کے دو سال کے بعد دوسری بیوی نے شادی کرلی اور تیسری بیوی سے دو لڑکیاں ہیں اور انہوں نے بھی والد کے انتقال کے بعد سال بھر میں شادی کرلی میرے چچا سے، اب اس وراثت میں کس کا کتنا حصہ ہے؟ اور دو بیویوں نے وراثت کی تقسیم سے پہلی شادی کرلی، اب ان کا حصہ ہے یا نہیں؟

ج:... صورتِ مسؤلہ میں مرحوم کی پہلی بیوی کا انتقال اس کی زندگی میں ہی ہوگیا تھا، اس لئے وہ مرحوم کی وارث نہیں ہوگی اور جو دو بیویاں ان کے انتقال کے وقت موجود تھیں وہ کل جائیداد کے آٹھویں حصہ کی وارث ہوں گی۔ آٹھواں حصہ ان کے درمیان برابر برابر تقسیم ہوگا۔ خواہ مرحوم کی بیواؤں نے اس کے انتقال کے بعد دوسری جگہ نکاح کرلیا ہو، اس کی وجہ سے وہ وراثت سے محروم نہیں ہوسکتیں اور مرحوم کی والدہ کو کُل جائیداد کا چھٹا حصہ ملے گا۔ باقی جو بچ جائے گا وہ مرحوم کی تمام اولاد میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ ہر ایک بیٹی کو ایک حصہ اور ہر ایک بیٹے کو دُگنا حصہ دیا جائے گا۔ لہٰذا مرحوم کی کُل جائیداد کو ۳۸۴ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، جس میں سے ۶۴ حصے والدہ کے، ۲۴ حصے ایک بیوہ کے اور ۲۴ حصے دوسری بیوہ کے، تینوں بیٹوں میں سے ہر ایک کو ۶۸ حصے اور ہر ایک بیٹی کو ۳۴ حصے ملیں گے۔

وراثتی مکان کی تقسیم

س:... ہم کُل چھ بھائی، چھ بہنیں ہیں، جن میں ایک بھائی اور ایک بہن ہماری پہلی والدہ سے تھے جو انتقال کرچکے ہیں۔ اس وقت ہم کُل دس بھائی بہن حیات ہیں۔ والدین کی متروکہ جائیداد میں سے صرف گھر ہے، جس میں اس وقت ہم پانچ بھائی اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہائش پذیر ہیں، جو اس وقت میرے نام ہے۔ میں اپنے والدین کی یہ میراث تمام بہن بھائیوں میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ادا کرکے اس فرض سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔

۱:... میں اس گھر کو اپنے بھائی بہنوں میں کس طرح تقسیم کروں؟ ۲:... کیا اس میں دونوں مرحومہ والدہ اور مرحوم والد اور مرحوم بھائی، بہن کے حصے نکالے جائیں گے؟ ۳:... کیا مرحوم بھائی اور بہن کی اولادوں کو بھی اس میں سے حصہ دیا جائے گا؟ (نوٹ:... مرحوم کی پہلی بیوی ان کی زندگی میں ہی انتقال کرگئی تھی، اس سے ایک بیٹا اور بیٹی تھے، جن کا انتقال مرحوم کے بعد ہوا، مرحوم بیٹے کے تین بیٹے اور ایک بیٹی وارث ہیں۔ مرحوم بیٹی کے تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں ورثاء میں ہیں)۔

ج:... صورتِ مسؤلہ میں مرحوم کی جس بیوی کا انتقال اُن کی زندگی میں ہی ہوگیا تھا، مرحوم کی وراثت میں اس کا حصہ نہیں۔ لیکن مرحوم کی تمام اولاد اور اس کی دوسری بیوی اس کے انتقال کے وقت موجود تھی، اس لئے یہ سب شرعاً وارث ہوں گے۔ لہٰذا مرحوم کی کُل جائیداد کو ۱۴۴ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، جس میں سے ۱۸ حصے بیوہ کے، ۷ حصے ہر ایک بیٹی کے اور ۱۴ حصے ہر ایک بیٹے کو ملیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۳ ۷ تا ۱۳ ذوالقعدہ ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ مئی ۲۰۲۴ء شمارہ:۱۹

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرمؔ، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

چیف جسٹس سے دردمندانہ گزارشات!	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
آسان حج وعمرہ (۲)	۹	حضرت مولانا عبدالمجید انورؒ
اسلام میں نظامِ حکومت کا تصور	۱۳	مولانا ابوبکر حنفی شیخوپوری
حضرت مولانا مفتی محمودؒ کا طلبا سے خطاب...	۱۵	مولانا عتیق الرحمٰن سیفی
اسمارٹ فون... دورِ حاضر کا عظیم فتنہ (۹)	۱۸	حضرت فیروز عبداللہ میمن مدظلہ
نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام....	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
بہاولپور... ایک قدیمی اسلامی ریاست	۲۵	" " " " " "
آہ! مولانا احمد میاں حمادیؒ	۲۷	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۱۰۰ڈالر، یورپ، افریقا:۸۰ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقی وسطیٰ، ایشیائی ممالک:۷۰ڈالر
فی شمارہ:۲۵روپے، ششماہی:۶۰۰روپے، سالانہ:۱۲۰۰روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی ؒ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید ؒ

قسط:۷۹ فصل:... ۱ہجری کے واقعات

۲۴:.... **مسجدِ نبوی کی تعمیر:**.... اسی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد شریف اور اہلِ خانہ کے لئے مکانات بنوائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف کی جگہ رافع بن عمرو کے لڑکوں سہل اور سہیل کا مربد (کھجور خشک کرنے کی جگہ) تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ جگہ خرید کر یہاں مسجد شریف تعمیر کی، اس مسجد کی تعمیر کی تفصیلات بہت زیادہ ہیں جو بڑی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

۲۵:.... **صفہ کی تعمیر:**.... اسی سال مسجد کے پہلو میں ایک سائے دار جگہ (چھپر) بنائی کہ مساکین یہاں ٹھکانا کریں، یہ جگہ "صفہ" کہلاتی تھی، اور یہاں رہنے والوں کو "اہلِ صفہ" کہا جاتا تھا۔

۲۶:.... **اَذان و اِقامت کی ابتدا:**.... اسی سال اَذان و اِقامت کی اِبتدا ہوئی، اوّلاً عبداللہ بن زید بن عبد ربہ الانصاری الخزرجی کو اَذان و اِقامت کا طریقہ خواب میں بتایا گیا، بعدازاں اس کے مطابق وحی نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ وحی ان کی تصویب فرمائی۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اَذان و اِقامت کی ابتدا، ۲ھ میں ہوئی، حافظ ابنِ حجرؒ "فتح الباری" میں فرماتے ہیں: "پہلا قول یعنی ۱ھ میں اَذان و اِقامت کی ابتدا ہونا زیادہ راجح ہے۔" اور قسطلانی شرح بخاری میں فرماتے ہیں: "پہلا قول صحیح ہے۔" حادیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس کو اَذان دینے کا شرف حاصل ہوا وہ حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے، حضرت عبداللہ بن زیدؓ اَذان کے وہ کلمات جو جبریل علیہ السلام سے انہوں نے سیکھے تھے، حضرت بلالؓ کو ایک ایک کر کے تلقین کرتے جاتے اور حضرت بلالؓ انہیں بلند آواز سے ادا فرماتے۔ اور سنن ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جب رات کو خواب میں اَذان دیکھی تو رات ہی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی اطلاع کی، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ یہ کلمات بلال کو سکھائیں اور وہ اَذان کہیں۔ اس روایت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے نمازِ فجر کی اَذان کہی، کیونکہ حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے راتوں رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خواب کا واقعہ بیان فرمایا، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا مہلت انہیں حضرت بلالؓ کو کلماتِ اَذان تلقین کرنے کا حکم فرمایا، "فَأَمَرَہٗ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم" میں لفظ فاء کا مقتضا یہی ہے، اس صورت میں سب سے پہلے نمازِ فجر میں اَذان دینا ثابت ہوتا ہے۔

۲۷:.... **بھیڑیئے کا گفتگو کرنا:**.... اسی سال چرواہے کے ساتھ ایک بھیڑیے نے گفتگو کی اور اس کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رِسالت کی شہادت دی، اس چرواہے کا نام "اہبان بن اوس" تھا اور اس کی کنیت "ابوعقبہ" تھی، اس چرواہے نے جب بھیڑیے کا کلام سنا اور اس کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ظاہر ہوا تو اس نے بھیڑیے سے کہا: "اگر کوئی میری بکریوں کا نگہبان ہوتا تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسلام لاتا" بھیڑیے نے کہا: "اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور اِسلام لا کر جلدی واپس آجاؤ تو اتنی دیر تک تمہاری بکریوں کی نگہداشت میں کروں گا۔" چنانچہ اہبان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اِسلام قبول کیا اور اپنے کفر سے توبہ کی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بھیڑیے کا قصہ ذکر کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ قصہ سن کر بہت خوش ہوئے، بعدازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریوں کے پاس جانے کی اجازت دی، یہ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ بھیڑیا ان کی بکریوں کو چرا رہا ہے اور بکریاں تمام صحیح سالم ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم الشان معجزہ تھا، جیسا کہ بھیڑیے کا گفتگو کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دینا خود عظیم الشان معجزہ تھا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اہبانؓ کے اسلام لانے اور بھیڑیے کے ان سے گفتگو کرنے کا واقعہ ۶ھ میں پیش آیا، پہلا قول شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی تالیف "جذب القلوب" میں اور دُوسرا قول "تذکرۃ القاری بجل رجال البخاری" میں مذکور ہے، قصہ اہبان کی باقی تفصیلات بھی ان کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ (جاری ہے)

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

چیف جسٹس آف پاکستان سے

دردمندانہ گزارشات

بخدمت عالی جناب ذی المجد والاحترام قاضی فائزعیسیٰ صاحب

چیف جسٹس آف پاکستان پاکستان اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ احترامات فائقہ کے ساتھ!

بصد عزت واحترام گزارش ہے کہ محض اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی پاسبانی اور غلامی کے حق کی ادائیگی کے لئے چند کھلی گزارشات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس سے محض پاکستان کے استحکام اور طے شدہ امور کو متنازعہ بنانے کے عمل کو روکنے کے علاوہ اور کوئی غرض نہیں، جو کچھ عرض کروں گا حق تعالیٰ علیم وخبیر کو گواہ بناتا ہوں کہ خیر کے جذبہ سے عرض کروں گا۔ اس میں میرے ذاتی کسی بھی مفاد کو کوئی دخل نہیں۔

۱...... آپ کے اس منصب کو سنبھالنے سے پہلے یہ بات گردش کررہی تھی کہ آپ کی غامدی صاحب کے حلقہ کے حضرات سے تعلق وشناسائی ہے۔

۲...... جناب عمار ناصر صاحب نے بڑی شدومد سے بہت پہلے کہنا شروع کردیا کہ قادیانی اپنے کو غیر مسلم تسلیم نہ کرکے، چاہے آئین کی بغاوت واہانت کے مجرم ہوں ان کو اقلیتوں کے حقوق تب بھی ملنے چاہئیں اور وہ اپنی چاردیواری میں آئین پاکستان وقانون کے علی الرغم اپنے کفر کو اسلام کے نام پر پیش کریں۔ قادیانیت کو اسلام اور اسلام کو کفر قرار دیں ان کو یہ حق ملنا چاہئے۔ اس کے لئے مسلمانوں کو عدالت جانے کے مشورے دیئے جو ریکارڈ پر ہیں۔

۳...... قادیانی ملزم کی ضمانت کے کیس میں آپ کے ساتھ بینچ کے ایک رکن نے آپ کی موجودگی میں فرمایا کہ قادیانی خود کو غیر مسلم نہیں مانتے تو کیا سب کو گرفتار کرلیں۔ اس رولنگ میں گویا لائسنس مہیا کیا جارہا ہے کہ قانون وآئین اور عدالت عظمیٰ کو قادیانی نہیں مانتے تو کوئی حرج کی بات نہیں۔ کاش سوچ لیا جاتا کہ قانون کے نہ ماننے والوں کو قانون کا پابند بنانے کی بجائے قانون کی حکمرانی اور رٹ قائم کرنے کی بجائے انہیں کیا راہ دکھلائی جارہی ہے۔ اگر متذکرہ بالا بیان کردہ خدشات کے تناظر میں اسے دیکھیں تو معاملہ سنجیدگی سے غور کرنے کا متقاضی ہے۔

۴...... ۶؍فروری ۲۰۲۴ء کے فیصلہ میں غیر متعلقہ باتوں کو شامل کیا گیا۔

۵...... بعد میں ۲۲؍فروری کو سپریم کورٹ نے پریس ریلیز کے ذریعہ اس فیصلہ کی وضاحت دی۔ پریس ریلیز کی وضاحت اور فیصلہ کے لب ولہجہ، اغراض ومقاصد میں زمین وآسمان سے زیادہ تفاوت ہے۔ یہی بات فیصلہ کے وقت سامنے رکھی جاتی تو پوری پاکستانی مسلم قوم کبھی اضطراب میں مبتلا نہ ہوتی۔

۶......۲۲؍فروری ۲۰۲۴ء کے پریس ریلیز میں کہا گیا چیف جسٹس صاحب اپنے فیصلوں میں قرآن وسنت اور خلفائے راشدین کے فیصلوں سے استدلال کرتے ہیں۔آپ کے زیر سایہ اس ملک کا ایک مسکین باشندہ (راقم) آپ سے سوال کرسکتا ہے کہ سیدنا عمرؓ تو قرآن مجید یاد کرنے والوں کو سرکاری سطح پر وظائف دے کر حفظ قرآن کی ترغیب دیتے اور آپ نے پہلے حکومت کی طرف سے ملنے والے حفظ قرآن کے اضافی نمبرات کو اڑا دیا۔کہیں یہ غامدی صاحب کے اس نظریہ کا اثر تو نہیں کہ مملکت کا مذہب سے کوئی رشتہ نہیں۔

۷......پھر پنجاب حکومت کی طرف سے ریویو کی درخواست، اس پر بینچ کی تشکیل ۲۶؍فروری کی ساعت میں کھلے عام ہر ایک کو فریق بننے کی دعوت دی اور ۱۰؍اداروں سے رائے مانگی گئی۔اس میں المورد کو بھی شامل کردیا گیا۔جو قرارداد مقاصد، قومی اسمبلی کے قادیانیوں کے متعلق فیصلہ اور پاکستان کے اسلامی مملکت ہونے کے انکاری ہیں۔ان کو اس میں شامل کرنا۔جامعہ امدادیہ کے ایک مفتی صاحب کی غامدی نظریات سے وابستگی کے پس منظر میں بھی اس ادارہ کو شامل کرنا عوام میں زیر بحث آئے۔

۸......عالیجاہ! بہت ہی ادب سے درخواست ہے کہ ڈاکٹر مشتاق صاحب کی اسلامی یونیورسٹی سے فراغت، آپ کا ان کو اپنے زیر سایہ لینا، ڈاکٹر صاحب کی نظریاتی وابستگی کے ساتھ ان امور کو عام طور پر جو زیر بحث ہیں۔اس تناظر میں سب کچھ دیکھا جارہا ہے۔ممکن ہے کہ یہ مبینہ تاثرات آپ کے علم میں نہ ہوں۔محض آپ کی خیرخواہی کے لئے عرض ہے کہ طے شدہ امور کو متنازعہ بنانے کے لئے کیا کیا عوامل اور آراء کی بازگشت سنائی دے رہی ہے۔

اس سے تو جسٹس منیر کے زمانہ کی یاد تازہ ہوگئی۔جس کے متعلق جناب حمید نظامی نے غیرملکی دورہ سے واپسی پر آغا شورش کو کہا تھا کہ منیر نے اپنے فیصلہ میں یہ لکھ کر کہ علماء مسلمان کی تعریف پر متفق نہیں ایسی دستاویز اسلام کے خلاف مغربی لوگوں کو مہیا کردی جسے وہ خطرناک ہتھیار کے طور پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کررہے ہیں۔

حالانکہ صدیوں سے علم الکلام کی تمام کتابوں میں مسلمان کی تعریف موجود ہے۔جسے ہر عالم جانتا ہے ’’تصدیق الرسول بما جاء بہ وعلم مجیئہ بالضرورۃ‘‘ قرآن وسنت کے علوم کی روشنی میں اتنی جامع مانع تعریف کہ اسے صدیاں بیت گئیں کوئی چیلنج نہیں کرسکا۔

قومی اسمبلی میں طے ہوا کہ پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا، پاکستان اسلامیہ جمہوریہ مملکت ہوگی۔اس کا صدر مسلمان ہوگا۔اب مطالبہ ہوا کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے۔کوثر نیازی صاحب مرحوم نے جناب بھٹو صاحب سے جسٹس منیر کا اگلا ہوا نوالہ چبا کر کہا کہ مسلمان کی تعریف علماء پیش نہیں کرسکتے۔جناب بھٹو صاحب نے تعریف مانگی۔مولانا عبدالحق نے دو سطری تعریف لکھی اور حضرت مفتی محمود کو پکڑا دی تو انہوں نے اسمبلی کے فلور پر پیش کی۔حضرت شاہ احمد نورانی اور پروفیسر غفور احمد صاحب نے تائید کی۔پانچ منٹ میں مسلمان کی تعریف آئین کا حصہ بننے کی کارروائی مکمل ہوگئی۔آئین میں طے شدہ امر کو آئین کی پاسبانی کا حلف اٹھانے والی سب سے بڑی قابل احترام شخصیت پھر دہرائے۔فرمائیں کہ اس سے پاکستانی قوم کیا سمجھے۔

۹......۲۶؍فروری ۲۰۲۴ء کی تاریخ کو دعوت دی گئی کہ جو چاہے ریویو میں فریق بنے۔۲۸؍مارچ کو فرمایا کہ سوائے مدعی، ملزم یا حکومت کے کوئی فریق نہیں بن سکتا۔جنہوں نے فریق بننے کی درخواستیں دی ہیں وہ تحریری بیان جمع کرائیں۔قبلہ اگر کوئی فریق نہیں بن سکتا تو ۲۶؍فروری کو یہ رعایت کیوں دی گئی اور اگر رعایت دی تو اب ان کو سنتے کیوں نہیں۔یہی شکوہ تو ۶؍فروری کو بھی پیدا ہوا۔جب مدعی کے وکیل کی سرزنش ہوئی۔انہیں نہیں سنا گیا۔موبائل، کیمرہ، لیپ ٹاپ سے مسلح غیرملکیوں کی فوج کے سامنے یہ سب کچھ ہونے کی داستانیں دہرائی جارہی ہیں۔شاید آپ کے علم میں نہ ہو لیکن جو کہا جارہا ہے وہ یہی ہے۔

۱۰......سپریم کورٹ نے یہ بھی فرمایا کہ فلاں نااہل، اس سپریم کورٹ نے اسی مجرم کو ثرو تسنیم سے نہلا کر پہلے نمبر کا پاکباز بنادیا۔

سپریم کورٹ نے وزیراعظم کو پھانسی دی۔اس سپریم کورٹ نے اس فیصلہ کو غیرمنصفانہ کہا۔کہیں یہ تو نہیں کہ عقیدہ ختم نبوت سے متعلق فیصلہ جات قانون سازی اور اب پھر............اس سے روح پر کپکپی طاری ہوتی ہے۔

۱۱......۲۶؍فروری کو جن اداروں سے رائے مانگی تھی۔ غامدی ازم کو چھوڑ کر تمام اداروں نے متفقہ طور پر ۶؍فروری کے فیصلہ کو یک قلم مسترد کردیا۔ آپ نے ۲۸؍مارچ کو بہت ہی سادہ سا ارشاد فرمایا کہ آراء آچکی ہیں۔ سچی بات ہے وہ ہم نے پڑھی نہیں۔ کہاں کہاں سے کتنا خرچہ اور وقت لگا کر کیس کے لئے لوگ آئے۔ آراء آچکیں لیکن پڑھا نہیں۔ اس سے ان کو کتنی مایوسی ہوئی۔ اس پر غور فرمانے کی استدعا ہے۔

۱۲......۲۸؍مارچ کو آپ کے بینچ کے ایک رکن نے فرمایا کہ عدالت کی معاونت کے لئے مولانا مفتی تقی عثمانی مدظلہ کو لے لیا جائے تو فرمایا ضرورت نہیں۔ ان کی رائے آچکی ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے نمائندہ نے رائے دی کہ فلاں بات کی وضاحت ہوجائے تو اسے رد کردیا گیا کہ تمام مسائل کو یہاں نہیں لایا جاسکتا۔ اپیل میں دیکھیں گے۔ کاش غیر متعلقہ امور کو ۶؍فروری کے فیصلہ کے وقت ہی سوچ لیا جاتا تو یہ مسائل کھڑے نہ ہوتے۔

۱۳......عزت مآب قبلہ! تین ہفتے کا وقت دیا گیا۔ اب تین ہفتے گزر گئے۔ لیکن تاریخ نہیں عنایت کی جارہی۔ کیا التواء اور تاخیری حربے، لٹکاؤ اور لمبا کرو پر عمل کیا جارہا ہے۔ کتنا اضطراب وہیجان ہے اس پر توجہ کرلی جاتی۔ دو ماہ ہوگئے پوری قوم کی نظریں لگی ہیں کہ رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ، ملعون اور باغیان ومنکرین ختم نبوت سے متعلق طے شدہ قانونی امور کو متنازعہ نہ بنایا جائے، ایسے کب ہوگا؟

۱۴......۱۔ قادیانیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ذات، حضور سرور کائنات ﷺ کی ذات، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، میں ان کو مسلمانوں سے اختلاف ہے۔

۲۔ قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کی شادی، غمی، جنازہ میں شرکت جائز نہیں۔

۳۔ قادیانیوں کے نزدیک تمام مسلمان جو مرزا کو نبی نہیں مانتے سب نان مسلم ہیں۔

۴۔ مرزا کو نہ ماننے والا جہنمی ہے۔

۵۔ مرزا کو نہ ماننے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۶۔ قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں سے اختلاف فروعی نہیں اصولی ہے۔

۷۔ قادیانیوں کے نزدیک مرزا کا نہ ماننے والا صرف کافر نہیں بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۸۔ قادیانیوں کے نزدیک مسلمانوں کو مسلمان نہ سمجھنا فرض ہے۔

۹۔ مسلمانوں کا نماز جنازہ حتی کہ مسلمانوں کے بچوں کا بھی جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ظفر اللہ قادیانی نے قائداعظمؒ بانی پاکستان کا نماز جنازہ نہیں پڑھا تھا۔

۱۰۔ مرزا قادیانی معاذاللہ ''محمد رسول اللہ'' ہے۔

ان قادیانی عقائد کے ہوتے ہوئے ان کے متعلق سمجھنا کہ مسلمانوں سے ان کا معمولی اور سادہ اختلاف ہے یہ کس طرح زیبا ہے؟ اس پر آپ سے تدبر وفکر کی درخواست ہے۔

۱۵......۱۔ مسلمانوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں قادیانیوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد مرزا قادیانی بھی اللہ کا رسول اور نبی تھا۔

۲۔ مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کو ایمان کی حالت میں دیکھنے والے صحابہ کرامؓ ہیں جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے زمانہ میں اس کو دیکھنے والے صحابی ہیں۔

۳۔مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کا خاندان اہل بیتؓ ہے۔جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کا خاندان بھی اہل بیت ہے۔

۴۔مسلمانوں کے نزدیک رحمت عالم ﷺ کی ازواج امہات المؤمنینؓ ہیں جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کی بیوی بھی ام المؤمنین ہے۔

۵۔مسلمانوں کے نزدیک مدینہ منورہ میں جنت البقیع کا قبرستان مقدس ہے،قادیانیوں کے نزدیک قادیان کا بہشتی مقبرہ بھی مقدس ہے۔

۶۔مسلمانوں کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ کو نہ ماننے والا مسلمان نہیں۔قادیانیوں کے نزدیک عالم اسلام کے کُل مسلمان جو حضور ﷺ کو مانتے ہیں یہ سب مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہیں۔

۷۔مسلمانوں کے نزدیک آخرت کی نجات رحمت عالم ﷺ کی ذات اقدس کی تصدیق واتباع میں منحصر ہے۔جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کو مانے بغیر آخرت کی نجات ممکن نہیں۔

۸۔مسلمانوں کے نزدیک مکہ مکرمہ،مدینہ طیبہ قابل احترام ہیں مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود دوسرا قادیانی خلیفہ کہتا ہے کہ مکہ و مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہوگیا ہے اب اسلام اور روحانیت مرزا قادیانی سے وابستہ ہے اور وہ برکات قادیان میں ہیں۔

۹۔مسلمانوں کے نزدیک قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔جب کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی پر بھی کلام اللہ نازل ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے۔

۱۰۔مسلمانوں کے نزدیک حدیث رسول اللہ ﷺ مشعل راہ ہے۔جب کہ قادیانیوں کے نزدیک جو حدیث رسول اللہ ﷺ،مرزا قادیانی کے کلام کے خلاف ہے وہ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے لائق ہے۔

۱۶......قبلہ عزت مآب!ان حقائق کے ہوتے ہوئے قادیانی،قادیانیت جیسے اپنے کفر کو ظاہراً یا خفیہ اسلام کے نام پر پیش کریں۔قادیانی کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر ثابت کریں ایسے ہوگا؟رب محمد ﷺ کی قسم ایسے کبھی نہیں ہوگا۔یہ جذباتیت نہیں ایمانی حمیت ہے اس پر سمجھوتہ رحمت عالم ﷺ کے منصب خاص اور وصف امتیاز ختم نبوت کو پائمال کرنے کے مترادف ہوگا۔مسلمان جان دے دے گا۔اسے برداشت نہیں کرے گا۔بہت تجربے ہو چکے اب مزید تجربوں کا یہ ملک متحمل نہیں۔ریویو کی فوری قریبی تاریخ دی جائے۔فیصلہ دیا جائے جس سے تلافی مافات ہو۔مزید اسے لٹکانا،تاخیر کرنا بخدا مناسب نہیں۔یہ مطالبہ نہیں درخواست ہے۔سیدنا عمر فاروقؓ سے برسر منبر سوال کیا جاسکتا ہے تو کسی اور کو اس سے گرانی نہ ہونی چاہیے۔

آخری گزارش!راقم کی ۷۹ سال عمر ہے نصف صدی سے زائد عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی،قادیانی کفر بواح کے تعاقب میں گزر گئی۔میری ان گزارشات سے اہانت کا غیر ارادی پہلو بھی نکلتا ہو تو پیشگی معافی چاہتا ہوں۔ہاں!جو مؤقف عرض کیا ہے اس کے لیے یقین کی بلند و بالا چٹان پر خود کو پاتا ہوں۔تادم واپسی اس پر قائم ہوں۔یہ دھمکی نہیں اپنے ایمان پر آپ کو گواہ بنانا چاہتا ہوں۔تاریخی اور چمکتے دمکتے فیصلہ سے سرفراز فرمائیے۔

والسلام مع الاحترام

اللہ وسایا

(خادم ختم نبوت ملتان)

۲۵/اپریل ۲۰۲۴ء

وصل اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

آسان حج وعمرہ

دوسری قسط

حضرت مولانا عبدالمجید انور رحمہ اللہ

مسئلہ:۱...... احرام کھولنے کے لئے سر کے بال حدودِ حرم کے اندر کٹانا ضروری ہے، حدودِ حرم سے باہر کٹائے تو دم دینا پڑے گا۔

مسئلہ:۲...... طواف کے فوراً بعد سعی کرنا سنت ہے، ضروری نہیں، تھکان یا کسی ضرورت کی وجہ سے کچھ وقفہ کرلے تو مضائقہ نہیں۔

مسئلہ:۳...... لگاتار سعی کے سات چکر پورے کرنا سنت ہے، اگر کسی نے متفرق طور پر دو تین قسطوں میں سعی مکمل کی تو جائز ہے، مگر بلاعذر ایسا کرنا سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ:۴...... سعی باوضو کرنا مستحب ہے، وضو ٹوٹ جانے پر اسی طرح پوری کرلے تو بھی جائز ہے۔

حج سے پہلے:

ماشاء اللہ! آپ عمرہ سے فارغ ہوچکے ہیں، حج کا احرام باندھنے تک مکہ معظمہ میں رہتے ہوئے ایک ایک منٹ کو غنیمت جانئے، فضول اور بے مقصد کاموں میں ہرگز اپنا وقت ضائع نہ کیجئے، جہاں تک ہوسکے مسجدِ حرام ہی میں وقت گزاریئے، عمر بھر میں یہ سعادت نہ معلوم پھر کبھی میسر آئے کہ نہ آئے؟ کثرت سے طواف کیجئے، نفل نمازیں پڑھئے، قضا نمازوں کے لئے بھی اس سے بہتر فرصت کب مل سکتی ہے؟ ذکر وتلاوت بھی خوب کیجئے، یا پھر بیٹھے بیٹھے عظمت ومحبت کے ساتھ بیت اللہ شریف ہی کو بار بار دیکھتے رہیئے کہ یہ بھی عبادت ہے۔ جی ہاں! رب العالمین کی تجلیات کا یہی وہ مرکز ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول اور ان سب کے سردار خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضری دیتے اور اس کا طواف کرتے رہے، اور خدا جانے کتنے اولیاء اللہ اور مقبولین بارگاہِ قدس یہاں آتے اور موجود رہتے ہیں، قیامت تک کے لئے تمام خداپرستوں اور موحدوں کی ارواح کا جاذب ومقناطیس اور ان کی عبادتوں کا قبلہ یہی ہے۔

سعی باوضو کرنا مستحب ہے، وضو ٹوٹ جانے پر اسی طرح پوری کرلے تو بھی جائز ہے

حج کا احرام:

اجازت ہو تو آ کر ان میں شامل میں بھی ہوجاؤں؟
سنا ہے کل تیرے در پر ہجومِ عاشقاں ہوگا!

حج کا یہ احرام آپ ۸/ذوالحجہ سے پہلے بھی باندھ سکتے ہیں، مگر سہولت اسی میں ہے کہ آٹھویں کی صبح کو باندھیں۔ اپنے مکان سے غسل یا وضو کر کے دو چادریں پہن کر حرم پاک میں آجایئے، مذکورہ طریقہ کے مطابق پہلے احرام کا دوگانہ سر چھپا کر پڑھئے، پھر سلام پھیرتے ہی سر سے چادر اُتار کر سر ننگا کر کے حج کے احرام کی نیت کریں: ”اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے حج کا ارادہ کرتا ہوں، میرے لئے آسان فرما، قبول فرما“

پھر تین مرتبہ تلبیہ پکاریں:

”لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔“

اس کے بعد جو دعا چاہیں مانگیں، مگر خصوصاً یہ دعا ضرور مانگیں:

”اے اللہ! میں تیرے حکم کی تعمیل میں، محض تیری رضا کے لئے اپنا ملک، گھر بار، اہل و عیال چھوڑ کر، تیرے در پر حاضر ہوں، میں نے حج کا احرام باندھا ہے، اس کو صحیح طریقہ سے ادا کرنے کی اپنی خاص توفیق اور مدد نصیب فرما اور اسے قبول فرما، حج کی خصوصی برکات اور انوار سے مالا مال فرما، میں تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں، تیری ناراضگی اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میری تمام خطاؤں کو معاف فرما کر دنیا و

آخرت کی عافیت اور بھلائی نصیب فرما۔‘‘

اب آپ کا حج کا احرام شروع ہوگیا ہے، اور وہ تمام پابندیاں آپ پر پھر لگ گئی ہیں، جو عمرہ کے احرام میں پہلے مذکور ہوچکی ہیں، اب آپ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، ذوق وشوق اور اللہ پاک کی عظمت ومحبت کا دھیان رکھتے ہوئے کثرت سے تلبیہ پکارتے رہیں گے۔

حج کے پانچ دن:

پہلا دن:

آٹھ ذوالحجہ کو دوپہر تک منیٰ میں پہنچنا ہے اور ظہر سے لے کر نو ذوالحجہ کی صبح تک پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھنا اور رات کو یہیں قیام کرنا سنت ہے۔ اپنے اوقات نمازِ باجماعت، ذکر، تلاوت اور تلبیہ وغیرہ میں مشغول رکھیں۔

دوسرا دن:

یہ ۹ تاریخ عرفہ کا دن ہے، آج حج کا سب سے بڑا رکن ادا کرنا ہے، جس کے بغیر حج نہیں ہوتا، طلوعِ آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانگی ہوگی، اس تصور کے ساتھ کہ میرا مولا وہاں بلا رہا ہے، نشاط اور خوش دلی کے ساتھ ذکر، دعا اور تلبیہ میں مصروف وہاں پہنچ جایئے، زوال کا وقت ہوجائے تو مستحب ہے کہ غسل کرلیں ورنہ وضو ہی کافی ہے، بہتر ہے کہ ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اور پھر عصر کی نماز عصر کے وقت میں اپنے خیمہ ہی میں باجماعت ادا کرلیں۔ زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک پورے میدان عرفات میں کسی جگہ میں وقوف کرسکتے ہیں، عرفات کے یہ چند گھنٹے سارے حج کا نچوڑ ہیں، ان کا ایک لمحہ بھی غفلت میں ضائع نہ ہو، افضل اور اعلیٰ تو یہ ہے کہ قبلہ رُخ کھڑے ہوکر وقوف کرے، تھک جائے تو کچھ دیر کے لئے بیٹھ کر پھر کھڑا ہوجائے، پورے خشوع، خضوع اور عاجزی کے ساتھ ذکر اللہ، تلاوت، درود شریف اور استغفار میں مشغول رہے، وقفہ وقفہ کے بعد تلبیہ بھی پکارتا رہے، دینی اور دنیوی مقاصد دنیا اور آخرت کی ہر ضرورت اور نعمت کی اپنے لئے، اپنے متعلقین واحباب کے لئے، تمام امتِ مسلمہ کے لئے خوب رو رو کر دعائیں مانگتا رہے، دعا کی قبولیت کا یہ بہت ہی قیمتی اور خاص موقع ہے اور قسمت سے ہی نصیب ہوتا ہے۔

وقوف کی دعائیں:

اس موقع پر دعا کی طرح ہاتھ اٹھانا سنت ہے، تھک جائے تو کچھ دیر کے لئے ہاتھ چھوڑ دے اور پھر اٹھالے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک اٹھا کر تین بار ’’اللہ اکبر وللہ الحمد‘‘ کہا پھر یہ دعا پڑھی:

’’لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى۔‘‘

پھر بقدر فاتحہ پڑھنے کے ہاتھ چھوڑ دیئے، اس کے بعد ہاتھ اُٹھا کر پھر وہی کلمات اور وہی دعا پڑھی، اور پھر بقدر فاتحہ پڑھنے کے ہاتھ چھوڑے رکھے اور تیسری بار ہاتھ اُٹھا کر پھر وہی کلمات اور دعا پڑھی۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں زوال کے بعد قبلہ رو ہوکر:

’’لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔‘‘ (۱۰۰ مرتبہ)

’’قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ۔ اَللهُ الصَّمَدُ۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔‘‘

(۱۰۰ مرتبہ)

’’اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّعَلَيْنَا مَعَهُمْ۔‘‘

(۱۰۰ مرتبہ)

پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: اے میرے فرشتو! اس بندے کی کیا جزا ہے جس نے میری تسبیح، تہلیل، تکبیر، تعظیم، تعریف وثنا کی اور میرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا؟ اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو، میں نے اسے بخش دیا اور اس کی شفاعت قبول کی اور اگر وہ اہل عرفات کے لئے شفاعت کرتا تو بھی میں قبول کرتا۔

اور ’’حزب الاعظم‘‘ میں سوم کلمہ یعنی:

’’سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ۔‘‘ (۱۰۰ مرتبہ)

اور استغفار:

’’اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔‘‘ (۱۰۰ مرتبہ)

بھی منقول ہے۔

اگر آسانی سے ہوسکے تو کچھ وقت کے لئے جبلِ رحمت کے دامن میں بھی چلے جایئے، جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں قیام فرمایا تھا، اور خطبہ بھی ارشاد فرمایا تھا، یہاں بھی خوب دل کھول کر اپنے ربِّ کریم سے دعائیں مانگئے، مگر چونکہ ازدحام کی وجہ سے بچھڑ جانے اور تھک جانے کا خوف ہوتا ہے، اس لئے خواہ مخواہ ایک مستحب عمل کے لئے اپنے کو مشقت میں نہ ڈالئے۔ عرفات میں حاضر ہونے، دعائیں

مانگنے اور مغفرت چاہنے والوں کے لئے اللہ پاک کے بہت ہی کریمانہ وعدے ہیں، دل میں ان کا دھیان کرکے اپنے گناہوں کی کثرت کے باوجود اس کے کرم اور بخشش پر بھروسہ رکھتے ہوئے یقین حاصل کریں کہ آج اس نے آپ کے گناہوں کو معاف کرکے مغفرت اور جنت کا فیصلہ فرمادیا ہے۔ یہ یقین پیدا کرکے اپنے رحیم وکریم مولیٰ کا شکر بھی ادا کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ کے اہل بیت اور رفقاء پر درود وسلام پڑھئے کہ انہی کی رہنمائی، سعی اور کوشش سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی معرفت، ایمان وعمل کی یہ سعادت نصیب ہوئی۔

لیجئے! حج کا رکنِ اعظم "وقوفِ عرفات" آپ کو نصیب ہوگیا، فالحمدللہ علیٰ ذالک!

مسئلہ ۱:...... سورج کے غروب ہونے تک عرفات کی حدود سے باہر نکلنا صحیح نہیں، اگر نکل گیا اور سورج کے غروب سے پہلے واپس عرفات میں نہ لوٹا تو دم دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲:...... اگر کوئی شخص کسی مجبوری کی وجہ سے نو ذوالحجہ کو دن میں وقوفِ عرفات نہیں کرسکا تو دسویں تاریخ کی شب میں صبح صادق سے پہلے پہلے کرسکتا ہے۔

عرفات سے روانگی:

جب آفتاب غروب ہوجائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر تلبیہ پکارتے اور اللہ کو یاد کرتے ہوئے عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہوجائیے۔ تین میل کے قریب یہ مسافت پیدل بھی آسانی سے طے ہوسکتی ہے، ثواب کمائیے، گو سواری پر بھی حرج نہیں۔ آج رات یہیں مزدلفہ میں بسر کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، مزدلفہ کی یہ رات شبِ قدر سے افضل شمار ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱:...... آج مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں اکٹھی پڑھنا واجب ہے، اگر جماعت کرائیں تو دونوں نمازوں کے لئے ایک اذان اور ایک ہی اقامت ہوگی، سنتیں وغیرہ دونوں فرضوں کے بعد پڑھیں گے۔

مسئلہ ۲:...... اگر عشاء کے وقت سے پہلے مزدلفہ میں پہنچ جائیں تو عشاء کے وقت کا انتظار ضروری ہوگا۔

اگر عشاء کے وقت سے پہلے مزدلفہ میں پہنچ جائیں
تو عشاء کے وقت کا انتظار ضروری ہوگا

تیسرا دن:

آج ذوالحجہ کی دسویں تاریخ ہے، اور آج آپ کے ذمہ کئی کام کرنا واجب ہیں۔

وقوفِ مزدلفہ:

وقوفِ مزدلفہ پہلا واجب ہے، اس کا وقت طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے تک ہے، وادیٔ محسر کے سوا تمام میدان میں وقوف جائز ہے، اگر مشعر حرام (مسجد) کے پاس ہوجائے تو افضل ہے، صبح کی نماز اندھیرے ہی میں ادا کرکے وقوف کیا جائے۔ تلبیہ، تہلیل، تکبیر، توبہ واستغفار اور درود شریف کی کثرت کی جائے اور خوب دعائیں مانگیں۔

مسئلہ:...... یہ وقوف واجب ہے، اگر غیر معذور مرد چھوڑ دے تو اس پر دم واجب ہوگا، البتہ عورتیں اور بہت بوڑھے، ضعیف، بیمار مرد چھوڑ دیں اور سیدھے منیٰ چلے جائیں تو جائز ہے۔

منیٰ کو روانگی:

سورج نکلنے کے قریب ہو تو منیٰ کو روانہ ہوں گے، پہلے کی طرح اب بھی یہ تصور کرتے ہوئے کہ محبوب آقا اب منیٰ میں بلا رہا ہے، ذوق وشوق اور محبت وعظمت کے ساتھ "لبیک" پکارتے ہوئے جائیے، سنت یہ ہے کہ رمی کے لئے بڑے چنے یا کھجور کی گٹھلی کے برابر کنکریاں یہیں سے چن لیں، ناپاک کنکریوں سے رمی کرنا مکروہ ہے، لہٰذا انہیں دھولینا بہتر ہے۔ منیٰ میں پہنچ کر آپ کا پہلا کام جمرۂ عقبہ (بڑا جمرہ) کی رمی ہے جو کہ واجب ہے، منیٰ میں تین جگہوں پر ستونوں کے نشان ہیں جنہیں جمرات کہتے ہیں، ان پر کنکریاں مارنے کو رمی کہتے ہیں۔ یہ عمل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس مقبول عمل کی یادگار ہے جو بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے جاتے وقت، شیطان نے تین مقامات پر انہیں روکنے کی کوشش کی تھی اور آپؑ نے کنکر مار کر اسے دفع کیا تھا۔

پہلا جمرہ مسجد خیف کے قریب ہے، اسے "جمرۂ اولیٰ" کہتے ہیں، اس سے آگے مکہ معظمہ کی طرف کچھ فاصلے پر دوسرا جمرہ ہے، اسے "جمرۂ وسطیٰ" کہتے ہیں، اور اسی جانب میں منیٰ کے بالکل آخر میں تیسرا جمرہ ہے اسے "جمرۂ عقبہ" کہتے ہیں۔ آج دسویں تاریخ میں صرف اسی

آخری جمرہ پر رمی کرنا ہے۔

رمی کا طریقہ اور وقت:

آج کی رمی کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہے، زوال سے غروب تک جائز اور غروب کے بعد طلوعِ فجر تک مکروہ وقت ہے۔ مگر ضعیف، بیمار یا عورتوں کے لئے غروب کے بعد بھی مکروہ نہیں۔ رمی کا طریقہ یہ ہے کہ سات کنکریاں مارنے کے لئے بائیں ہاتھ میں مضبوط پکڑ لیں، ستون سے دو ڈھائی گز کے فاصلہ پر اس طرح کھڑے ہوں کہ منیٰ آپ کے دائیں اور مکہ مکرمہ بائیں جانب ہو، دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی سے پکڑ کر ایک ایک کر کے سات کنکریاں ماریئے اور ہر کنکری کے ساتھ یہ بھی پڑھیے: "بِسْمِ اللّٰہِ اَکْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّیْطٰنِ وَرِضًا لِّلرَّحْمٰنِ۔" یا صرف "بِسْمِ اللّٰہِ اَکْبَرُ" ہی کہہ لیں۔

مسئلہ:۱:...... اگر کنکری ستون سے ٹکرا کر ستون کے چاروں طرف بنی گول دیوار سے باہر چلی گئی تو ضائع ہوگئی، خود کنکری کا ستون سے ٹکرانا بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ:۲:...... اگر ضرورت پڑ جائے تو ستون کے آس پاس گری پڑی کنکریاں استعمال مت کریں، کسی اور جگہ سے لے لیں۔

مسئلہ:۳:...... معذور مرد اور عورتوں کے علاوہ دوسروں کو مغرب کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے، پھر بھی کسی نے اگر طلوعِ فجر سے پہلے کرلی تو واجب ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ:۴:...... ہر کسی کو اپنے ہاتھ سے رمی کرنی چاہئے، عذرِ شرعی کے بغیر دوسرے سے رمی کروانا جائز نہیں۔

مسئلہ:۵:...... جو شخص معذورِ شرعی ہے، یعنی اتنا بیمار یا کمزور ہے کہ کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، یا جمرات تک سواری میں جانے سے بھی تکلیف ہوتی ہے، یا پیدل چل نہیں سکتا اور سواری ملتی نہیں ہے، ایسا شخص دوسرے کو نائب بنا کر رمی کروا سکتا ہے۔

مسئلہ:۶:...... نائب کو چاہئے کہ پہلے اپنی رمی مکمل کرے، پھر دوسرے کی طرف سے کرے، اور اگر ایک جمرہ پر اپنی سات کنکریاں مارنے کے بعد دوسرے کی طرف سے بھی مار دے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ:۷:...... اس جمرہ کی رمی کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے۔

مسئلہ:۸:...... احرام کے وقت سے آج تک آپ جو "تلبیہ" پڑھتے آئے ہیں، اس رمی کے شروع ہوتے ہی وہ ختم ہے، اور بعد میں بھی تلبیہ نہیں پڑھا جائے گا۔

قربانی:

جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد آپ پر قربانی (دمِ شکر) کرنا واجب ہے، حج تمتع یا قران کرنے والے پر یہ قربانی ادا کرنا واجب ہے، قربانی کے بعد سر کے بال منڈائیں یا کٹالیں، اب آپ کا احرام ختم ہوگیا ہے، اب نہانے دھونے، سلے ہوئے کپڑے پہننے، خوشبو لگانے کی اجازت ہے، البتہ بیوی کے قریب جانے کی پابندی ابھی باقی ہے، یہ پابندی طوافِ زیارت کرنے پر ختم ہوگی۔

مسئلہ:۱:...... تمتع یا قران والے کو سر کی حجامت (حلق یا قصر) کروانا قربانی سے پہلے جائز نہیں ہے، ورنہ ایک دم جرمانے کا بھی دینا پڑے گا۔

مسئلہ:۲:...... حج اِفراد کرنے والے پر دمِ شکر کی قربانی واجب نہیں ہے، بلکہ مستحب ہے۔

مسئلہ:۳:...... تمام سر کے بال منڈانا مرد کے لئے سنت ہے، اگر صرف چوتھائی سر کے بال منڈوالئے تو جائز ہے، مگر مکروہ ہے اور چوتھائی حصہ سے کم پر اکتفا کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ:۴:...... عورت کو سر کے بال منڈوانا حرام ہے، وہ اپنے سر کے بال جمع کر کے ایک انگلی کے پورے کے بقدر کاٹ لے۔

مسئلہ:۵:...... جس مرد کے سر کے بال انگلی کے پورے سے کم ہوں، اس کو حلق کروانا (اُسترا پھروانا) واجب ہے، کچھ لوگ قینچی سے چند بال کٹوا لیتے ہیں، یہ جائز نہیں، اور نہ ہی اس سے احرام کھلتا ہے۔

مسئلہ:۶:...... اگر گنجا ہے یا حلق کروایا تھا اور سر پر بال بالکل نہیں، تب بھی احرام کھولنے کے لئے سر پر اُسترا پھیرنا واجب ہے۔

مسئلہ:۷:...... حج کا احرام کھولنے کے لئے حجامت کا وقت دسویں کی صبح کے بعد سے بارہویں کے غروب تک ہے، اور حدودِ حرم میں ہونا ضروری ہے، مذکورہ وقت یا حرم کے علاوہ کسی وقت یا جگہ میں حجامت کروانے سے دم دینا واجب ہوگا، گو احرام کھل جائے گا۔

مسئلہ:۸:...... جب رمی اور قربانی کر چکے اور بال کٹوا کر احرام کھولنے کا وقت آجائے تو ایک محرم بھی دوسرے محرم کا حلق یا قصر کر سکتا ہے۔

مسئلہ:۹:...... سر کے بال منڈوانے سے پہلے ناخن کاٹنا یا لبیں تراشنا جائز نہیں، ایسا کیا تو کفارہ لازم آئے گا۔ (جاری ہے)

اسلام میں نظامِ حکومت کا تصور

مولانا ابوبکر حنفی شیخوپوری

اعتقادیات، عبادات، معاشرت اور معاملات کی طرح سیاست بھی اسلام کا اہم ترین شعبہ ہے، کیوں کہ سیاست کے معنی ہیں امورِ سلطنت کو احکامِ الٰہیہ کے مطابق چلانا اور یہ کام اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء کرام اور ان کے سچے پیروکاروں نے کیا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی راہ نمائی بھی کیا کرتے تھے، جب بھی کوئی نبی دنیا سے چلا جاتا تھا تو دوسرا اس کی جگہ مبعوث کر دیا جاتا تھا، لیکن یاد رکھو! میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، البتہ میرے نائب بہت ہوں گے۔

(صحیح بخاری، کتاب حدیث الانبیاء)

قیامِ امن کے لیے مجرمین پر حدود کا نفاذ، متمول مسلمانوں سے زکوۃ کی وصولی اور مستحقین تک اس کی رسائی، اقوامِ کفار سے جہاد، ذمیوں سے جزیہ کی وصولی، درپیش چیلنجز سے نمٹنا، وبائی امراض اور زمینی و آسمانی آفات کے سدِباب کے لیے کوشش، رعایا کی معاشی، دفاعی اور تعلیمی ضروریات کا انتظام اور ملکی نظم و نسق سے تعلق رکھنے والے دیگر تمام شعبہ جات کو بہتر انداز میں چلانا سیاست کہلاتا ہے، جو کہ خالصتاً اسلامی امر ہے، اس کو مذہب سے جدا کرنا کج فہمی اور دینی تعلیمات سے ناواقفیت کی دلیل ہے اور بے دین شخص کا حکمران بن کر خود ساختہ قوانین کے ذریعہ نظامِ مملکت چلانا اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے، اسی حقیقت کا اظہار علامہ اقبال مرحوم کے اس شعر میں ہے

جلالِ پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اسلام ایک کامل دین اور مکمل نظامِ حیات ہے، جس کا دستورِ اصلی کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اس لیے اس میں بڑی بسط و تفصیل اور شرح و توضیح سے حکومت اور حکمرانی کے حوالہ سے شرعی احکام بیان کیے گئے ہیں اور نہایت جامع ہدایات دی گئی ہیں، یہ احکام دو طرح کے ہیں، بعض رعایا اور عوام سے اور بعض امراءِ سلطنت اور اربابِ اقتدار سے متعلق ہیں، پہلے رعایا سے متعلق احکامات بیان کیے جاتے ہیں۔

رعایا کی اولین ذمہ داری امیر اور حاکمِ وقت کی اطاعت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خاص تاکید فرمائی ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (حاکم کی بات) سنو اور (اس کی) اطاعت کرو، اگرچہ تم پر کسی ایسے حبشی غلام کو امیر مقرر کر دیا جائے جس کا سر کشمش کی طرح (یعنی چھوٹا سا) ہو۔ (صحیح بخاری) اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جب رعایا قوانینِ سلطنت کی پاس داری کرے گی اور اپنے امیر المومنین کا دست و بازو بنے گی تو اس سے ان کی اجتماعی قوت میں مزید اضافہ ہوگا اور دشمن کے اس سلطنت کو ختم کرنے کے خواب چکنا چور ہو جائیں گے۔ اس کے برعکس اگر کسی خطے یا قوم کے کچھ افراد اٹھ کر اسلامی حکومت کے خلاف علمِ بغاوت بلند کر دیں گے تو ان کی وحدت پارہ پارہ ہو جائے گی، اختلاف کی نحوست سے ہر محکمہ کمزور پڑ جائے گا، ملک ترقی کرنے کی بجائے تنزلی کا شکار ہو جائے گا، شریعتِ اسلام نے اسی وجہ سے اسلامی حکومت کے باغیوں کی سزا قتل رکھی ہے، تاکہ کوئی شدت پسند گروہ بغاوت سے پہلے ہزار بار سوچے کہ اسے کس سخت سزا کا سامنا کرنا پڑے گا، البتہ اطاعتِ امیر کے سلسلہ میں دو باتیں قابلِ لحاظ ہیں، ایک یہ کہ اگر کہیں حکام کی جانب سے عوام کو ان کے جائز حقوق سے محروم کیا جائے اور بار بار کے مطالبے کے باوجود ان کی شنوائی نہ ہو تو حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لیے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے احتجاج کی بھی اجازت ہے، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ ملکی املاک کو نقصان نہ پہنچایا جائے، جلاؤ گھیراؤ کے احتجاج کی قطعاً حوصلہ افزائی نہیں کی جا سکتی اور دوسرا یہ کہ اگر حاکمِ وقت کسی خلافِ شرع کام کا حکم دے تو اس کی پیروی نہ کی جائے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے: جب تک (امیر المومنین کی جانب سے) معصیت کا حکم نہ دیا جائے اس وقت تک مسلمان پر سمع و طاعت لازم ہے اور اگر اسے معصیت کا حکم دیا جائے تو اس کے لیے نہ سننا ضروری ہے اور نہ اطاعت کرنا۔ (سنن ترمذی)

حاکم قوم کا بڑا ہوتا ہے، اس نسبت سے اس کا احترام رعایا پر واجب ہے، اس کے شایانِ شان اس کو القاب واسماء سے بھی پکارا جاسکتا ہے، چناں چہ حدیث میں حاکم وقت کو ''ظل اللہ'' یعنی خدا کا سایہ کہا گیا ہے، جس کا ترجمہ ہمارے عرف میں ''ظلِ الٰہی'' سے کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بادشاہ زمین پر خدا کا سایہ ہے، جس کے پاس خدا کے بندوں میں سے جو مظلوم ہوتے ہیں ان کو پناہ ملتی ہے، حاکم جب عدل کرتا ہے تو اس کو دو اجر ملتے ہیں اور رعایا پر اس کی شکر گزاری واجب ہے۔ (بیہقی)

دوسری حدیث میں حاکم کی اہانت کو اللہ کی اہانت اور حاکم کی عزت کو اللہ کی عزت قرار دیا گیا ہے، چناں چہ ارشادِ نبوی ہے: جس نے اللہ کے (مقرر کردہ) بادشاہ کی عزت کی اس نے اللہ کی عزت کی۔ (مناوی)

بحیثیت رعایا کے ایک فرد کے جس طرح ان پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور وہ ان سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتے، اسی طرح سلطانِ مملکت کے بھی کچھ فرائض ہیں، جن کی تکمیل کے بغیر اسے تختِ شاہی پر بیٹھنے کا حق حاصل نہیں، لہٰذا اب وہ امور ذکر کیے جاتے ہیں جن کا تعلق حاکمِ وقت سے ہے۔

حاکمِ وقت کی سب سے پہلی اور بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خلقِ خدا کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو، کہنے کو تو وہ امیر المومنین ہوتا ہے، لیکن درحقیقت وہ اس قوم کا خادم ہوتا ہے، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: قوم کا سردار سفر میں ان کا خادم ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حدیث اگرچہ سفر سے متعلق ہے، لیکن اس سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ امیر قوم کا پیشہ خدمتِ خلق ہونا چاہیے، عوام کی دہلیز تک انصاف کی فراہمی، بے جا ٹیکسز نہ لگانا، ماتحت امراء اور وزراء کی کارکردگی پر کڑی نظر رکھنا اور برابری کی بنیاد پر حقوق کی تقسیم کرنا وغیرہ سب خدمتِ خلق کے زمرے میں آتا ہے، اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایامِ خلافت کے حالات کا مطالعہ سلاطینِ عالم کے لیے بے حد مفید ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے سوانح سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کو بذاتِ خود مدینے کی گلیوں میں پہرہ داری کرتے، اس دوران کوئی پریشان حال مل جاتا تو اس کی مدد کرتے، ایک مرتبہ دورانِ گشت معلوم ہوا کہ ایک خیمہ میں عورت کے ہاں بچے کی ولادت ہو رہی ہے تو اپنی بیوی کو اس کے ہاں بھیج دیا، ایک مرتبہ دیکھا کہ ایک عورت ہنڈیا میں پانی ابال رہی تھی، تاکہ بچوں کو کھانا پکنے کی آس دلا کر سلا دے، آپ رضی اللہ عنہ نے خود اپنے کندھے پر گندم کا توڑا رکھ کر اس کے گھر پہنچایا اور آئندہ کے لیے اس کا مستقل وظیفہ جاری فرمایا، نیک حکمرانوں کے اس نوع کے واقعات سے کتب بھری پڑی ہیں، شیخ سعدی رحمہ اللہ کی معروفِ زمانہ کتاب ''گلستانِ سعدی'' کا پہلا باب ''در سیرتِ پادشاہاں'' ہر حکمران کو بنظرِ غور پڑھنا چاہیے۔

حکمران کے ذمہ دوسرا اہم کام یہ ہے کہ عوامی ضروریات کے لیے بیت المال میں جمع کی جانے والی رقوم، اشیاء اور اجناس کو عوام ہی کے لیے استعمال کرے، اپنے ذاتی کام میں ملکی خزانے کا استعمال انتہا درجے کی خیانت ہے، جن خطوں میں حکامِ وقت کرپشن جیسے قبیح اور شنیع عمل میں پڑ جاتے ہیں اور قوم کا پیسہ مالِ غنیمت سمجھ کر استعمال کرتے ہیں، وہاں برکت ختم ہو جاتی ہے، حکام کے لیے یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کا حساب دینا اتنا مشکل ہے کہ اس حق دار کا حق نیکیوں کی صورت میں جب تک نہ دیا قدم اپنی جگہ سے نہیں ہل سکتے تو سوچیے کہ قومی وسائل میں لاکھوں کروڑوں کی آبادی میں سے ہر ایک برابر کا حصہ دار ہوتا ہے تو ایسے مشترکہ مال میں خیانت کر کے اتنے انسانوں کا حساب کیسے دیں گے؟ حدیثِ مبارک کی رو سے خیانت ایک منافقانہ عمل ہے، جس سے اربابِ اقتدار کو بچنے کا خصوصی حکم ہے اور اس پر سخت وعید بیان کی گئی ہے، چناں چہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے، اس دوران عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی آگئے، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص مسلمانوں کا حاکم مقرر کیا گیا اور اس نے ان کے معاملہ میں خیانت کی اور اسی حالت میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔ (صحیح بخاری)

☆☆ .... ☆☆

مفکرِ اسلام مولانا مفتی محمودؒ کا طلبائے مدارس عربیہ سے خطاب

رجب (۱۳۷۳ھ، مارچ ۱۹۵۴ء) کے آخری ہفتہ میں مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر کے طلباء کی انجمن کا سالانہ اجلاس ہوا۔ اراکین انجمن نے اجلاس کی صدارت کے لئے حضرت مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کا انتخاب کیا۔ حضرت مفتی صاحب نے باوجود کثرت مشغولیت کے شفقۃً دعوت منظور فرمائی۔ اجلاس میں طلبہ نے عربی واردو میں تقریریں کیں۔ بعد میں حضرت مفتی صاحب نے یہ مختصر سا خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔ جس میں طلباء وارا کین مدرسہ دونوں کو خطاب ہے۔ جس ذوق وجذب سے یہ تحریر کیا گیا تھا اس سے حاضرین کافی محظوظ ہوئے۔ یہ خطبہ صدارت مدارس عربیہ کے اراکین وطلباء کے لئے بیش بہا مضامین وپند ونصائح پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشیں۔ قریباً پون صدی بعد قارئین کے ذوق نظر کی تسکین کے لئے پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

انتخاب وتخریج: مولانا عتیق الرحمٰن سیفی

الحمدللہ نحمدہٗ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذباللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھدان لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ونشھدان سیدنا ومولانا وشفیعنا وحبیبنا محمداً عبدہٗ ورسولہ ﷺ امابعد!

الاخوان الکرام! میں چند معروضات آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

”گر قبول افتد زہے عزوشرف“

آپ کون ہیں؟:

آپ علوم نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حصول کے لئے گھر بار اعزہ واقارب دوست واحباب کو چھوڑ چکے ہیں۔ آپ بقاء دین کا ذریعہ ہیں۔ آپ تاریکئ شب میں نجوم ہدایت ہیں۔ آپ اس دور مایوسی میں امید کی جھلک ہیں۔ آپ کارخانہ رشد کے پرزے ہیں۔ آپ مورد رحمت الٰہی ہیں۔ آپ ہیں جن کے متعلق ارشاد نبوی ہے مَنْ سَلَکَ طَرِیْقاً یَطْلُبُ بِہٖ عِلْماً سَھَّلَ اللہُ لَہٗ طَرِیْقاً اِلَی الْجَنَّۃِ (بخاری شریف) یعنی طلب علم دین کے لئے جس نے راستہ طے کیا۔ درحقیقت وہ جنت کا راستہ طے کررہا ہے۔ آپ وہ ہیں کہ ملائک عظام آپ کے قدموں میں بازو پھیلانے کو اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ تکریم بنی آدم آپ سے ہے، وراثت نبوی کے آپ ہی مستحق ہیں۔ سکّان بر وبحر آپ کے لئے دست بہ دعا ہیں۔ افلاک ومافیہا کے لئے آپ موجب رشک ہیں۔ جب آپ کے دوسرے بنی نوع لذت دنیا میں مخمور ہیں تو آپ مصائب وتکالیف میں ہوتے ہوئے عشق حقیقی سے مست ہیں۔ اگر وہ مادی وسائل سے آسمان وزمین کے گوشوں کی سیاحت سے مسرور ہیں۔ وہاں آپ اپنی جھونپڑی میں بیٹھ کر رب السماء والارضین کی رحمتوں کے توارد سے خوش ہیں۔

اگر ان کو سیم وزر کی ظاہری خوبصورتی سے نشاط ہے تو آپ کو علمی موتیوں کے حصول سے انبساط ہے۔ تسلسل انبیاء کے انقطاع کے بعد آپ ہی سے احیاء ملت وابستہ ہے۔ نبی کی روح آپ کے وجود سے خوش ہے۔ صحابہ کرام نے جس باغ کو اپنے خون سے سینچا تھا، اس کی حفاظت وآبیاری کے لئے اب آپ ہی ان کے قائم مقام ہیں۔

آپ کے فرائض کیا ہیں:

آخر آپ کو یہ رتبہ علیا کیوں ملا؟ کبھی آپ نے اس کو بھی سوچا۔ مراتب فائقہ کا حصول ہمیشہ اہم ذمہ داریوں کی انجام دہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ آپ نے جب اس وادئ پرخار میں سے گزرنے کا عزم کیا تو آپ کو بھی معلوم ہونا چاہئے کہ آپ جس متاع کو حاصل کررہے ہیں۔ اس کی اشاعت میں اور لوگوں تک پہنچانے میں آپ کو کانٹوں پر چلنا ہوگا۔ لعل وجواہر کی بجائے آگ کے انگاروں سے کھیلنا ہوگا۔ آپ کے دل میں ایک کے سوا کسی سے عشق نہ ہوگا۔ آسائش وراحت کو خیر باد کہہ کر سب مال ومتاع کو چھوڑ کر اسی ایک میں فنا ہونا ہوگا۔ آپ کی آنکھیں خونبار ہوں گی۔ آپ کے جسم میں زخم ہوں گے اور چاہو گے کہ ان زخموں سے خون کی ندیاں بہا دیں اور بس نہ کریں۔ اس محبوب یکتا کے ایک تبسم جان نواز کے حاصل ہونے کی امید میں پھانسی کے تختے کا طواف کرو گے۔ جلاّد کے ہاتھوں کو بوسہ دو گے۔ آب شمشیر کو آب حیات سمجھو گے۔

یہی وہ مقام ہے جس کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے:

وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُ اَنِّی اُقْتَلُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ (بخاری شریف) اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں۔

اس کے لائے ہوئے قانون کو جاری کرنے اور اس کے پاداش میں مجروح ومقتول ہونے میں لذت حیات محسوس کروگے۔ اس متاع کے حاصل ہونے کے بعد حصول زروجاہ آپ کا مقصد نہ ہوگا۔ خودغرضی ومطلب برآری سے تمہارا کوئی تعلق نہ ہوگا اور بالفرض اگر غرض ہی کی تلاش ہے تو اس سے بھی بڑھ کر کوئی غرض ہو سکتی ہے کہ رب السموات والارضین کے دین کی خدمت کرتے کرتے اپنی نعش جیسے متاع کا سودا یوں کریں کہ اس مال کو رب العالمین کے حوالہ کردیں۔ جس کو ایک دن چھوڑنا ہی ہوگا اور ایک ایسی جان جس کو بجبر واکراہ ایک دن دینا ہی پڑے گا دے کر اس کی رضا ومحبت جیسی لازوال نعمت حاصل کریں۔ اگر حطام دنیا کی فراہمی ہی آپ کی جدوجہد کا مقصد ہو تو معاذ اللہ آپ بھی ایسے ہوں گے جن کے بارے میں ارشاد ربانی ہے: فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (بقرہ:۱۶) آپ کا مقصد اگر تجارت ہی ہے تو یہاں بھی ایک تجارت ہے: اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ۔ (توبہ:۱۱۱) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے ان کی جانیں خرید لیں ہیں اور ان کا مال بھی اور اس قیمت پر خرید لیں کہ ان کے لئے بہشت میں جاودانی زندگی عطا ہوگی۔

عزیزان محترم! ہم نے ان کی وراثت کا دعویٰ کرلیا ہے جنہوں نے سب کچھ کھو کر سب کچھ حاصل کیا ہے۔ اپنے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہن کر اپنے پاؤں میں زنجیروں کے حلقے ڈال کر اپنے بدن کو خون آلود کرکے اور دار ورسن کو بوسہ دے کر حاصل کیا ہے۔

تم تو ان کے جانشین بننے کا عزم کر چکے ہو جنہوں نے سیم وزر کے بتوں کو توڑا، جنہوں نے شجر طمع کو بیخ وبن سے اکھاڑا، جنہوں نے دنیا کے جاہ جلال وشہنشاہت کو ٹھکرایا اور ان سب پر اپنے مقصد تک پہنچنے کو ترجیح دی۔

میرے بھائیو! تم نے دلوں کے رخ بدلنے ہیں، تمہارے سامنے تو عقائد وافکار میں انقلاب پیدا کرنا ہے۔ تم نے تو لوگوں سے ان کے مالوفات ومحبوبات کو چھڑانا ہے۔ ان سے اعتقاد وعمل وتصدیق واعتراف کی طلب کرنی ہے۔ اگر سب کچھ دے کر بھی ایک چہرے کو اپنی طرف مائل کر سکو گے۔ اگر ایک دل بھی ہاتھ آئے تو اس کو کامرانی وفلاح سمجھو گے۔ یہی تمہارے لئے کامیابی وفوز ہوگا۔ آپ جانتے ہیں کہ صدیوں سے تمہاری قوم غفلت وجہالت کی تاریک گھٹاؤں میں محبوس ہے، تعصب اور جمود نے ان کی راہیں مسدود کرلی ہیں۔ عقائد باطلہ اور نئے نئے فتنوں نے ان کو گھیر لیا ہے۔ بنی نوع انسان شک وریب کی بیماریوں سے صاحب فراش ہے۔ یقین سے محرومی کے باعث خستہ حال ہے سچائی کی جگہ کذب بیانی نے لے لی ہے۔ کھرے کو کھوٹا سمجھا جارہا ہے، اوہام وبدعات کا زنگ ان کے دلوں پر چھایا ہوا ہے۔ تم نے ان بیماریوں کے ازالہ کے لئے ایک نسخہ شفا لے کر پہنچنا ہے۔ تم نے ان کے سارے دکھوں کا علاج کرنا ہے۔ ان کے سکون کو حرکت سے بدلنا ہے۔

عزیزان محترم! میں دیکھتا ہوں کہ زمانہ حال میں طلباء علوم دینیہ سے جب فارغ ہوتے ہیں تو ان میں وہ تڑپ ہوتی ہے نہ وہ والہانہ اضطراب ہوتا ہے، نہ وہ توکل علی اللہ کی نعمت سے معمور ہوتے ہیں بلکہ طمع ومایوسی وحرص کی ظلمت ان کے راہ کو بھی روک لیتی ہے۔ جس نے نور بن کر ظلمت کو محو کرنا تھا۔ وہ ظلمت کدہ ہوتا ہے، وہ رب العالمین کی صفت ربوبیت پر یقین کرنے میں قاصر ہوتے ہیں۔ وہ حکومت وقت میں ایک مقام حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

ذرا رب العالمین کے لفظ پر غور کرو! اللہ اللہ جو مزدور تمام جہانوں کے مالک، تمام عالم کے شہنشاہ، تمام کائنات خلق کے فاطر وپروردگار سے لینے والا ہو۔ اس کی نظروں میں زمین پر چلنے والے انسان جو اپنے ایک دانے ذرہ رزق کے لئے اسی بارگاہ کے محتاج ہیں۔ کیا وقعت رکھتے ہیں کہ وہ ان کے آگے دست طلب دراز کرے اور انہیں اپنا خریدار بنائے۔ یہ رائج الوقت نظام جس کو فرنگی کے ظالم ہاتھوں نے فقط اس لئے نافذ کیا تھا تا کہ تم میں آزادی ضمیر اور جذبات حریت نہ ابھریں۔ جو دین الٰہی کو نیست ونابود کرنے اور علم دین کے وقار کو ختم کرنے کے لئے معرض وجود میں آیا تھا۔ آپ حضرات بایں ہمہ کیا اس کی بھی خواہش رکھتے ہیں کہ العیاذ باللہ اس کارخانہ ظلم میں

تمہارا بھی ہاتھ ہو اور اس ظلم وعدوان کے تم بھی داعی بنو۔ وائے ناکامی ومحرومی، خود پاسبان ہی اگر چور کا پارٹ ادا کرے تو اس گھر کا خدا حافظ۔

تم میں ارباب ظلم جو ظاہری دولت پر ناز کرتے ہیں کے عطیات ومراتب وعہدہ جات کو بلاتامل رد کرنے کی قوت ہونی چاہئے۔ تمہارا تو میزان سود وزیاں ہی دوسرا ہے۔ تمہارے پاس تو وہ خزانہ عامرہ ہے کہ آج پورے ملک میں تم جیسا دولت مند نہیں ہے۔ تمہارے لئے تو قاسم ہی اور مقرر ہوا ہے۔ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ (بخاری شریف) پر نظر ڈالئے۔ چاندی اور سونے کے ٹکڑوں کے علاوہ بھی ایک معدن ہے۔ جہاں سے تم فیضیاب ہو رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خیر ہے وہ تو تمہیں حاصل ہے۔ مَنْ یُّرِدِاللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (بخاری شریف) پھر تمہیں اور کون سی خیر کی تلاش ہے۔ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ (یاسین:۲۶،۲۷) کاش میری قوم کے لوگوں کو یہ معلوم ہوتا کہ میرے پروردگار نے مجھے کس سبب سے بخش دیا اور کیوں معزز ومکرم بنایا۔

یہ ہے تمہارا میدان عمل اور جدوجہد کی جولان گاہ اور یہی تمہارے مراتب علیا کا پیش خیمہ ہے یہی تمہارے لئے میزان ہے جس سے تم جان سکتے ہو کہ تمہارا کون سا مقام ہے۔

امام دارالہجرت امام مالکؒ کے بلاغات میں ہے اَنَّ الْعُلَمَآءَ یُسْئَلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کَمَا یُسْئَلُ الْاَنْبِیَآءُ علیہم السلام یَعْنِیْ عَنْ تَبْلِیْغِہٖ۔

اہم مشورے:

آخر میں نفس حصول علم کے بارے میں چند اہم مشورے پیش کرتا ہوں:

۱...... طلباء علوم عربیہ آج کل باوجود فارغ التحصیل ہونے کے اور عربی فاضل ہونے کے عربی بول چال پر قادر نہیں ہوتے۔ اس پر جتنا زور دیا جائے کم ہے اور یہ طلباء مدارس عربیہ کے لئے باعث ننگ وعار ہے کہ انگریزی سکول کے طلبا باوجود کم استعداد ہونے اور باوجود قواعد نحو کے ناقص ہونے کے برجستہ تلفظ کرتے نظر آتے ہیں، لیکن عربی جیسے منضبط قواعد نحو کے حامل وحافظ عربی میں مختصر کلام کے ادا کرنے پر قادر نہ ہوں۔ اس لئے چاہئے کہ آپ حضرات اپنے اوپر لازم کرلیں کہ آپس میں گفتگو عام محاورات میں بول چال زبان عربی میں ہو۔ آپ کی یہ غفلت آپ کے لئے مہلک ہے۔ اگر آپ سمجھ جائیں تو آپ کو بام ترقی پر گامزن ہونے میں دیر نہ لگے گی۔ اپنے مدارس میں ایک شعبہ اصلاح بیان ضرور قائم کریں تاکہ آپ بالبداہۃ عربی تقریر پر قادر ہوں۔ اس کے علاوہ اردو اور عربی کا متبادل ترجمہ ضرور کریں تاکہ آپ عربی کی تحریر بھی باقاعدہ کرسکیں۔

۲...... آپ کو خوشنویسی سیکھنے کی از حد ضرورت ہے۔ آپ کے خطوط کا معیار بہت نیچا ہے جس سے ہمارے سر شرم سے جھکے ہوئے ہیں۔ میں آپ کو اس جانب توجہ دینے کے ساتھ مدارس عربیہ کے اراکین سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ بھی اس کا ضرور انتظام فرماویں۔

۳...... فن قرأت ایک لازمی اور ضروری علم ہے۔ افسوس کہ غیر ضروری علوم خصوصاً فلسفہ یونان کی تنقیح وکرید میں ارسطو وافلاطون کی بوسیدہ ہڈیوں کے ٹٹولنے میں آپ سالہا سال ضائع کرتے ہیں۔ لیکن خداوندی کلام کی لذت سے آپ محروم ہیں اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ میں سے اکثر ایسے ہیں جو قدر ماتجوز بہ الصلوٰۃ پر بھی قادر نہیں ہیں۔ اسی طرح قرآن حکیم کے ظاہری حسن کے ساتھ آپ باطنی خوبیوں سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ معتمد تفاسیر کے مطابق ترجمہ میں بھی آپ کو مہارت ہونی چاہئے جو اس وقت مفقود ہے۔

۴...... ضروری دنیوی علوم کی جانب بھی آپ کو غافل نہیں ہونا چاہئے۔ جس مقصد کو آپ نے حاصل کرنا ہے وہ اس کے بغیر حاصل ہونا مشکل ہے۔ مدارس کو اس کا بھی انتظام کرنا چاہئے۔

۵...... موجودہ زمانہ کے فرق باطلہ مرزائیہ، روافض، منکرین حدیث، دہریہ نیچریہ کی طرف سے اسلام پر آئے دن حملے ہوتے رہتے ہیں، ان کے متعلق آپ کو اصول مناظرہ کے ماتحت تیاری کرنی چاہئے۔ ان کے خیالات باطلہ اور اس کے جوابات آپ کو زبانی یاد ہونے چاہئیں۔ ورنہ آپ اسلام کی صحیح خدمت نہیں کرسکتے۔ کیا کرامیہ، جبریہ، قدریہ، مرجیہ وغیرہ فرق کی تردید کی بھی آج ضرورت ہے جس کے تم درپے ہو۔ مدارس عربیہ اپنے نصاب میں زمانہ کے مطابق اہم تبدیلیوں کے بعد ہی قوم کی صحیح خدمت کرسکتے ہیں۔

میں آپ کا بہت وقت لے چکا ہوں۔ آپ حضرات کی خدمت میں آخری استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس عاجز کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرضیات پر چلنے کی توفیق بخشے اور دین قویم کی خدمت کی بیش از بیش توفیق دے۔ آمین! وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ!

(الصدیق، ج:۴، ش:۸،۹، ص:۳۳ تا ۳۷)☆☆☆

دورِ حاضر کا عظیم فتنہ

اسمارٹ فون

قسط:9

ازافادات:..... حضرت فیروز عبداللہ میمن مدظلہ

اسمارٹ فون سے نجات حاصل کرو:

جو خواتین نیک ہیں، خط کے ذریعہ ان کے حالات مجھے معلوم ہوتے ہیں کہ تقویٰ سے رہتی ہیں۔ ایسی خواتین اپنے اصلاحی خط میں لکھتی ہیں کہ میں نے شیخ سے اجازت لے کر شوہر کے سامنے نیٹ والا موبائل استعمال کرنا شروع کیا تھا لیکن اب کھانے کی ترکیبیں اور کپڑوں کے ڈیزائن سرچ کرنے میں میرا بہت وقت برباد ہو رہا ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے؟ میں نے لکھا کہ اسمارٹ فون سے نجات حاصل کرو، کوئی ضرورت نہیں۔ پھر دوسرے خط میں اطلاع دی کہ چھوڑ دیا، ماشاء اللہ۔ انہوں نے شیخ سے نہیں پوچھا کہ جائز کام کو کیوں منع کرتے ہیں؟ اگر شیخ کی جائز باتوں میں اطاعت نہیں کرنی تو کچھ بھی حاصل نہیں۔ جن خواتین کو اصلاح کی فکر لگ گئی وہ اللہ سے روتی ہیں کہ ہماری یہ عادت ختم ہو جائے، اللہ کے کرم سے کئی خواتین نے مہنگا موبائل بیچ کر سادہ موبائل لے لیا۔

ویڈیو گیم اور کارٹون کے نقصانات

کارٹون دیکھنا ناجائز اور حرام ہے:

جب کوئی خط میں مجھ سے پوچھتا ہے کہ ہم ویڈیو گیم کھیل سکتے ہیں یا کارٹون دیکھ سکتے ہیں؟ تو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کیا بننا ہے؟ ان کا جواب آتا ہے کہ ہمیں اللہ والا بننا ہے، کیا ان حالات میں ہمارے بچے اللہ والے بنیں گے؟ کیا پہلے جو بچے دین پر چلتے تھے، وہ ان چیزوں میں مشغول ہوتے تھے؟ پھر میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کسی اللہ والے کو گیم کھیلتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا کبھی دیکھا کہ مریدین شیخ کے انتظار میں ہوں اور وہ کہے کہ مجھے ابھی بیس ہزار کا اسکور پورا کرنے دو، پھر مجلس ہوگی۔ کارٹون کے بارے میں تو مفتی صاحبان کی طرف سے حرام کا فتویٰ ہے، دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ میرے پاس موجود ہے، لیکن پھر بھی بعض لوگ اپنی اولاد کو کہتے ہیں کہ بیٹا! کارٹون دیکھتے رہو، مجھے تنگ مت کرو۔

ویڈیو گیم کی تھوڑی سی گنجائش دینے کا نقصان:

ایک دوست ہیں جو عالم بھی ہیں، انہوں نے اپنے بچوں کو بیس منٹ ویڈیو گیم کھیلنے کی اجازت دے دی۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ بیس منٹ میں ویڈیو گیم کون چھوڑتا ہے؟ آپ کے چار بچے ہیں، پہلے بچے کے بیس منٹ شروع ہوئے تو باقی تین بچے وہیں بیٹھے ہوں گے۔ گیم کھیلنے کے دوران ماں بار بار آواز دے گی کہ بیٹا! کھانا کھالو، بہت دیر ہوگئی ہے۔ ایسے وقت بچے کھانا کیوں کھائیں گے؟ ابھی اس کا چار ہزار اسکور ہوا ہے، جبکہ پہلے بچے کا آٹھ ہزار اسکور تھا، اسے یہ ریکارڈ توڑنا ہے۔ پھر کیا بیس منٹ میں وہ ایک ہی ویڈیو گیم کھیلے گا؟ پھر اس کے بعد تین بچوں کے بیس بیس منٹ جمع کریں تو ساٹھ منٹ تو یہی ہوگئے۔ نماز کا وقت آئے گا تو نماز بھی نہیں پڑھیں گے، ماں باپ کسی کام کا کہیں گے تو کیا بچہ ویڈیو گیم کھیلنے کے دوران کام کرے گا؟ ان دوست نے یہ باتیں سن کر توبہ کی اور کہا ان حالات میں تو ویڈیو گیم کھیلنے ہی نہیں دینا چاہیے۔

ساری رات جاگنا، سارا دن سونا:

بچوں کو اسکول وغیرہ سے جو چھٹیاں ملتی ہیں، ایک ایک بچے کا انٹرویو لیں تو معلوم ہوگا کہ ساری رات جاگتے ہیں اور سارا دن سوتے ہیں۔ جب بچوں کے پاس موبائل ہوگا تو کیا وہ فحش گیم نہیں کھیلیں گے؟ ایک ہی وقت میں پانچ پانچ سو ویڈیو گیم ہوتی ہیں، جامعہ بنوری ٹاؤن سے گیمنگ زون کے بارے میں فتویٰ بھی آگیا، میرے پاس بھی ہے۔ اس میں یہی خرابیاں لکھی ہیں کہ ویڈیو گیم کھیلنے میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا، گیم کھیلنے کے دوران استنجے کا تقاضا روکنا، نمازیں نہ پڑھنا، دماغ میں ویڈیو گیم کی چیزیں گھومنا۔ اس سے بہتر ہے کہ شرعی لباس میں فٹ بال کھیل لو، کرکٹ کھیل لو یا کوئی اور جائز کھیل کھیل لو جس میں جسم کی ورزش بھی ہو، مگر ان خرافات کا کوئی فائدہ نہیں۔

بغیر تصویر والے کارٹون دیکھنا کیسا ہے؟

بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ بغیر تصویر والے کارٹون دیکھ سکتے ہیں؟ جائز تو ہے، لیکن وہ کن آلات میں لگا کر دیکھیں گے؟ اس میں بھی بچے ایسے مشغول ہوتے

ہیں کہ نماز نہیں پڑھتے۔آج یہ کارٹون دیکھیں گے،پھر کل تصویر والے کارٹون بھی دیکھیں گے،ان کو کیسے روکیں گے؟ کارٹون دیکھنے کے لئے گھر میں کمپیوٹر آئے گا، بڑا موبائل آئے گا،جب آپ گھر پر موجود نہ ہوئے تو پھر کیسے کنٹرول کریں گے؟ آپ اس کو الماری میں بند کر کے تو نہیں جائیں گے۔جب ہم آپ چھوٹے تھے تو اس وقت کیا یہ سب چیزیں تھیں؟ہمارا آپ کا بچپن اللہ کی رحمت سے ان خرافات کے بغیر کیسے گزر گیا؟

بچے کی حفظِ قرآن کی محنت برباد کرنا:

ایسے والدین جو اس دور میں بھی اپنی اولاد کو نیٹ، کارٹون اور ویڈیو گیم سے بچاتے ہیں لیکن یہی بچے جب نانا نانی کے گھر جاتے ہیں تو ایک ہی دن میں چھ دن کی محنت برباد کرتے ہیں،ان بچوں پر شیطان کا زیادہ حملہ ہوتا ہے۔باپ کا روتے ہوئے فون آتا ہے کہ میں نے بچوں کی تربیت میں اتنی محنت کی اور جب موقع آیا تو اس طرح ہوا۔ان سے کہتا ہوں کہ مایوس نہ ہوں، آج کے دور میں شیطان کے ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں، آپ ننھیال میں کہہ دیں کہ ہم اس شرط پر ننھیال آئیں گے جب یہ خرافات آپ بند کریں گے، ہمارے بچوں کا شدید نقصان ہوتا ہے۔کئی گھروں میں خواتین نے ننھیال میں کہا تو ماشاء اللہ اس پر عمل ہو رہا ہے، جب بیٹی ماں باپ کے گھر آتی ہے تو ان دنوں میں ٹی وی، ویڈیو گیم،کارٹون ہر چیز بند رکھتے ہیں۔

کارٹون اور ویڈیو گیم کے صحت پر مضر اثرات:

ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے تو نہیں پیدا کیا کہ ہم کارٹون اور ویڈیو گیم میں لگے رہیں۔آپ یہود و نصاریٰ کی ریسرچ دیکھ لیں کہ کارٹون اور ویڈیو گیم کھیلنے والے بچوں کی صحت کے بارے میں کیا لکھا ہے؟ان کے دماغ کا اور بینائی کا کیا حال ہے؟ان کا وزن کیوں بڑھ رہا ہے؟ کھانا کیوں ہضم نہیں ہوتا؟ ان کا جسم پھول تو رہا ہے،مگر کمزور کیوں ہے؟ان کی یادداشت کیوں متاثر ہو رہی ہے؟ جوانی میں ہارٹ اٹیک، برین ہیمرج، جوڑوں کا درد، بلڈ پریشر کیوں ہو رہا ہے؟اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ فلم، کارٹون، ویڈیو گیم میں لڑائی دیکھ رہے ہیں،لڑائی اور جوش والے گیم کی وجہ سے بلڈ سرکولیشن بڑھ جاتی ہے،دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے،دل و دماغ پر دباؤ آتا ہے۔ویڈیو گیم،کارٹون وغیرہ کی وجہ سے ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے ہمارے بچوں کی نقل و حرکت اور ورزش نہیں ہوتی اور ان کی جسمانی نشوونما شدید متاثر ہوتی ہے۔پہلے بچے فٹ بال کھیلتے تھے،دوڑ لگاتے تھے،جس سے ان کی صحت اچھی رہتی تھی، اب تو بچے اور جوان سب مرجھائے ہوئے پھول لگتے ہیں۔بعض بچے کھانا نہیں کھاتے تو مائیں کارٹون دکھا کر کھلاتی ہیں،جس کی وجہ سے پھر وہ کارٹون کے عادی بن کر کارٹون دیکھے بغیر کھانا نہیں کھاتے،اس کے علاوہ ضدی بن جاتے ہیں۔اس لئے ہرگز ان کی یہ ضد پوری نہ کریں، چند دن تنگ کریں گے لیکن پھر یہ عادت چھوٹ جائے گی۔جس چیز سے شریعت نے منع کیا ہے ہمارے فائدے کے لئے ہی منع کیا ہے۔

اسمارٹ فون: ایک مہلک نشہ:

اب تو ڈاکٹر بھی کہہ رہے ہیں کہ جدید دور کی چیزیں اسمارٹ فون، ٹیبلیٹ وغیرہ ہمارے بچوں کو اپنی لت کا شکار کر رہی ہیں اور یہ دماغ کو ایسے ہی متاثر کر رہی ہیں جیسے افیون یا کوئی اور نشہ آور شے کرتی ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ نشے کے شکار افراد کو علاج کی خاطر جس طرح نشے سے دور رکھا جاتا ہے،اسی طرح ایسے افراد اور بچوں کی زندگی سے بھی اسمارٹ فون، کمپیوٹر، ٹی وی کو دور کر دیا جائے۔ اب ڈاکٹروں کی بات سن کر تو چھوڑ دو، حالانکہ ہمارے لئے قرآن و حدیث ہی کافی ہے، جس میں سب بتادیا گیا ہے کہ گناہوں میں چین نہیں۔

ڈراؤنی فلموں اور سنسنی خیز گیم کے نقصانات:

آج کل بچے اکثر ڈر جاتے ہیں، رات کو روتے ہیں، کبھی ان کو کچھ نظر آتا ہے کبھی کچھ، اگر غور کریں تو وجہ یہ نکلے گی کہ ہم نے ان سے رحمت اور حفاظت کے فرشتے خود بھگا دیئے ہیں۔ویڈیو گیم، کارٹون میں لگا دیا، ان کو ہر چیز تصویر والی لا کر دی، بُت نما کھلونے لائے، ان میں موسیقی بجتی ہے، ان سب چیزوں کے پاس تو سرکش شیاطین ہی جمع ہوتے ہیں جو بچوں کو تنگ کرتے ہیں۔ڈراؤنی فلمیں، سنسنی خیز گیم، گندے مناظر، چڑیل اور جن وغیرہ کے ڈرامے دیکھتے ہیں، دیر تک جاگنے کی وجہ سے نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں۔ڈراؤنے مناظر بچوں اور خواتین کے لئے سخت نقصان دہ ہوتے ہیں کیونکہ ان کے اعصاب پہلے ہی کمزور ہوتے ہیں، ڈراؤنے مناظر ان کے دماغ پر سوار ہو جاتے ہیں۔

والدین سے بدتمیزی کا سبب:

آج کل والدین سے بدتمیزی عروج پر ہے کیونکہ جو Input ہو گا وہی تو Output ہو گا۔جب والدین دکان سے سودا لانے کا کہتے ہیں تو بیٹا ہاتھ ہلا کر کہتا ہے میں نہیں لاتا، کیونکہ اس کو ویڈیو گیم میں اسکور بڑھانا ہے۔بچوں کا ضد کرنا، رونا، برتن توڑنا تو بہت عام ہوتا جا رہا ہے۔جب بچے یہ حرکتیں کرتے

ہیں تو نادان والدین کہتے ہیں کہ بیٹا! برتن مت توڑو، تم ویڈیو گیم ہی کھیل لو۔ اب بچہ ویڈیو گیم کھیل کھیل کر شیر ہوگیا، دن بہ دن ضد اور بدتمیزی کرکے پکا ہوگیا، اس کی کس نے مدد کی؟ ماں باپ نے ہی تو مدد کی۔ ان بدتمیزیوں پر والدین دُکھی تو ہوتے ہیں کہ بچے برباد ہورہے ہیں، مگر گھر سے یہ خرافات نہیں نکالتے کیونکہ ان چیزوں کو بُرا ہی نہیں سمجھتے، پھر کہتے ہیں کہ کوئی تعویذ دے دیں، اولاد نافرمان ہوگئی ہے، ساری رات جاگتی ہے، سارا دن سوتی ہے، ہم پر ہاتھ اُٹھاتی ہے۔

میں کہتا ہوں بھائی! سب سے بڑا وظیفہ، سب سے بڑا تعویذ گناہ نہ کرنا ہے۔ گھر میں توٹی وی لگایا ہوا ہے، نیٹ اور گیم کی خرافات اور کارٹون چل رہے ہیں، تعویذوں، وظیفوں میں اثر کیسے آئے گا؟ وظیفوں سے رحمت کا ٹرک آگیا اور گناہوں سے خدا کے غضب کا ٹرک سامنے کھڑا ہوگیا اور جگہ نہیں دے رہا ہے۔ بس اسی کشمکش میں ہماری زندگی گزر رہی ہے۔ ایسے ایسے واقعات خط اور ای میل سے معلوم ہوتے ہیں کہ سات آٹھ برس کے لڑکوں کے پاس بڑے موبائل ہیں، والدین رو رہے ہیں کہ ہمارا بیٹا گناہوں میں مبتلا ہوگیا ہے، اس عمر میں ہی گندی فلمیں دیکھ رہا ہے، آگے کیا کرے گا، اس کی جوانی کیسے سلامت رہے گی؟ اگر موبائل چھینتے ہیں تو مارتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایک صاحب نے بتایا کہ بیٹے کو منع کیا کہ موبائل کی گندگیوں میں مت جاؤ تو نوسال کے بیٹے نے جوتا اُٹھا کر باپ کو ماردیا۔ میرے بھائی! اس کو یہ موبائل لاکر کس نے دیا؟ آپ نے خود ہی تو اپنی اولاد کو اس عذاب میں دھکا دیا۔

جب اولاد کی ناجائز بات مان کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں گے، تو کل کو یہی اولاد ہمارے اوپر شیر ہوجائے گی، ہماری نافرمانی کرے گی۔ خود بھی گناہوں سے بچنا ہے اور اولاد کو بھی بچانا ہے۔

اولاد کی ہر خواہش پوری کرنے کا نقصان: لیکن آج والدین کا یہ مزاج بن گیا ہے کہ اولاد کی ہر جائز ناجائز خواہش پوری کرنی ہے، پھر یہ امید بھی کرتے ہیں کہ ہماری اولاد نیک بنے، والدین کی فرمانبردار بنے، اللہ والی بنے، حافظِ قرآن بھی بنے، خاندان کے افراد کو جنت میں لے جانے والی بنے اور ساتھ ہی ویڈیو گیم اور کارٹون کی صورت میں بارود اور پٹرول بھی دیتے ہیں تاکہ آگ بھی لگاتی رہے۔ اولاد کو دینی ماحول دینا ضروری ہے، اس لئے جو والدین اپنی اولاد کو گناہ کی لائن پر لگاتے ہیں، اگر توبہ نہ کی تو آخرت میں پکڑ کا خطرہ ہے۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ انسان جن لوگوں کا ذمہ دار ہو، ان کی تربیت نہ کرکے ضائع کرے۔ یہ بھی ضائع کرنا ہے کہ بچوں کو یونہی چھوڑ دیا کہ ان کے عقائد واَخلاق برباد ہوجائیں، تربیتِ اولاد کے لئے جن چیزوں کا جاننا ضروری ہے، ان کو سیکھنا چاہیے، اہل اللہ اور مفتیانِ کرام سے مشورہ کریں، اس میں کوتاہی کرنا قیامت کی بازپُرس سے نہیں بچاسکتا۔

اولاد کو موبائل و کمپیوٹر دینے کا نقصان: بعض بچے والدین سے موبائل یا کمپیوٹر صرف کارٹون دیکھنے یا ویڈیو گیم کھیلنے یا اسٹڈی کے لئے لیتے ہیں، پھر چھپ کر اس میں گندی فلمیں دیکھتے ہیں۔ والدین خوش ہوتے ہیں کہ چلو بچے مصروف ہیں، ہمیں تنگ نہیں کرتے لیکن دوسری طرف اپنی عاقبت خراب کرتے ہیں۔ بعض والدین کے ہمارے پاس خطوط آتے ہیں کہ بچے بہت ستاتے ہیں، ویڈیو گیم، کارٹون کی اجازت دے دیں۔ ہم ان کو سمجھاتے ہیں کہ صبر کریں، اچھے اَخلاق رکھیں، ان کو محبت دیں، شیطان چاہتا ہے کہ آپ کے گھر میں گناہ کی چیزیں آجائیں، جن گھروں میں بچے ان خرافات میں مصروف ہیں، وہ تو شیطان کے ساتھ مصروف ہیں، وہ کیا تنگ کریں گے، لیکن یہ بھی دیکھیں ان کی اولاد ان چیزوں سے کیا سیکھ رہی ہے؟ کیسے کیسے واقعات آئے دن سننے میں آتے ہیں، پھر آپ اپنی اولاد کو کیوں برباد کرنا چاہتے ہیں؟

پلک جھپکنے میں نفس کی بدمعاشی: ایک اللہ والے سے کسی نے کہا کہ آپ اسمارٹ فون کیوں نہیں استعمال کرتے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ ایسا سمندر ہے جس میں تیرنا مجھے نہیں آتا، پھر اس میں بڑے بڑے مگرمچھ ہیں جن سے بچنا ناممکن ہے، ایسا نہ ہو ڈوب جاؤں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں وَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ اے اللہ! مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے نہ فرما۔ اس دعا کا مفہوم اس زمانے میں آسانی سے سمجھ میں آتا ہے کہ والدین خوش ہوتے ہیں کہ ہمارا بیٹا رات دیر تک کمپیوٹر پر فزکس، کیمسٹری کی اسٹڈی کرتا ہے حالانکہ وہ تو فلمیں دیکھ رہا ہے، جیسے ہی کسی کو آتے دیکھا تو ایک بٹن دبانے سے کیمسٹری کی کتاب اسکرین پر آگئی، ذرا اندازہ کیجیے کہ پلک جھپکنے کی دیر میں نفس نے کیسا دھوکہ دیا؟

بچوں کے تعلیمی انحطاط کا سبب: ایک شہر سے فون آیا کہ ہمارے مدرسے میں آکر بیان کریں۔ ہم وہاں گئے، ارادہ تھا کہ پندرہ منٹ کچھ دین کی بات کریں گے لیکن ایک گھنٹہ کا بیان

ہوا۔وجہ یہ ہوئی کہ وہاں کے مہتمم صاحب نے بتایا کہ ہمارے مدرسے کا نتیجہ دن بدن گرتا جارہا ہے، بچے گھر جا کر ویڈیو گیم، کارٹون اور فلموں میں لگ جاتے ہیں۔اچھی بات ہے کہ مالداروں کے بچے بھی حفظ کر رہے ہیں لیکن ان کو اسمارٹ فون، ٹی وی، لیپ ٹاپ سب کچھ دیا ہوا ہے جس سے بچے تباہ ہو رہے ہیں۔

کارٹون بینی، ویڈیو گیم، کفار کی سازش: مفتی محمد شہزاد شیخ نے ایک کتاب ''کارٹون بینی، ویڈیو گیم اور مسلمان بچے'' لکھی ہے۔بہت اہم کتاب ہے، بہت مقبول ہے، ایک دن میں چھ سو کاپیاں فروخت ہوئی ہیں۔اس میں قرآن وحدیث سے دلائل دیئے ہیں کہ کارٹون حرام ہے، پھر بتایا ہے کہ ہندوؤں کا بھگوان کرشنا اور ہنومان یہ کارٹون کے ذریعہ مسلمان بچوں کے ہیرو بنے ہوئے ہیں۔ایسی واہیات کارٹون دیکھ کر ہمارے بچے آپس میں کھیلتے ہیں کہ میں کرشنا ہوں، ایک کہتا ہے میں ہنومان ہوں۔مفتی صاحب نے اس کتاب میں چھ مختلف انداز کے کارٹون اس طرح چھاپے ہیں کہ ان کی تصویر سے چہرے مٹا دیئے ہیں۔وہ چھ کارٹون سُور کے ہیں۔اس کے علاوہ بتایا ہے کہ پاکستان میں بچوں کے جومیٹری باکس، بستوں، شرٹوں اور ان کے جوتوں پر یہ سُور بنے ہوئے ہیں۔بعض کارٹونوں میں شیر اور بندر وغیرہ کے ساتھ سُور بھی شریک ہوتا ہے، بچوں کو سُور والے کارٹون دکھاتے ہیں، اب بچے کو کیا معلوم کہ اس کارٹون میں جو ہیرو ہے وہ حرام جانور سُور ہے۔رفتہ رفتہ وہ ایسے ناپاک اور حرام جانور سے مانوس ہو رہے ہیں۔اس پر بھی ہم سے کہا جاتا ہے کہ بچوں کو کارٹون دیکھنے سے کیوں منع کرتے ہو؟

ایمان کو خطرے میں ڈالنے والے ویڈیو گیم: اب ذرا دل تھام لیجیے! ایسے ویڈیو گیم بھی ہیں جن میں بیت اللہ کی تصویر پر، روضۂ رسول ﷺ کی تصویر پر، ملتزم کی تصویر پر نعوذ باللہ! فائرنگ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔بعض میں اللہ تعالیٰ کا نام اُلٹا لکھا ہوا ہے، کہیں آیات غلط لکھی ہوئی ہیں اور اس پر نعوذ باللہ! فائرنگ کی جارہی ہے۔ایک گیم تو ایسا ہے کہ اس میں ایک مسجد سے داڑھی والے نمازی باہر آرہے ہیں جن کو دہشت گرد دکھا کر ویڈیو گیم کھیلنے والا فائرنگ کرتا ہے۔بعض گیم ایسے ہیں جس میں بت کو سجدہ کرنا پڑتا ہے جس سے ایمان اور نکاح بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے، ان بتوں سے مانگنا پڑتا ہے، نیز ہندوؤں نے اپنے باطل خدا کرشنا، ہنومان وغیرہ کو کارٹون کی شکل میں پیش کیا ہے، بچوں کے بیگ، مگ وغیرہ پر ان کی تصویر ہوتی ہے، جس سے بچوں کو ان سے محبت ہو جاتی ہے، اسی طرح سُور کے مختلف کارٹون بچوں کے آئیڈیل بنے ہوئے ہیں۔کفار نے یہ محنت اس لئے کی تاکہ مسلمان بچوں کے دلوں سے ان چیزوں کی نفرت ختم ہو جائے۔سُور کی شکل والے یہ کھلونے، کتابیں کون چھاپ رہا ہے؟ ہم مسلمان چھاپ رہے ہیں۔اللہ سے ڈرنا چاہیے، گناہ میں تعاون خطرناک ہے، اس کاروبار کے بارے میں مفتیانِ کرام سے معلوم کریں۔

بچوں کی مار دھاڑ کا اہم سبب: پھر مفتی صاحب نے لکھا ہے کہ ''ٹام اینڈ جیری'' کارٹون کی وجہ سے بچے گھر کی چیزوں کو پھینک رہے ہیں، ایک دوسرے کو مار رہے ہیں، کارٹون میں جو دیکھ رہے ہیں وہی ان کے دماغ میں بھر رہا ہے۔جیسا اس کارٹون میں شرارتیں دکھائی جاتی ہیں، ویسا ہی گھر میں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اسی طرح ''سپر مین'' کارٹون کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ بغیر سہارے دیوار پر چڑھ جاتا ہے اور بچے اس کی نقل کرتے ہیں، گرتے ہیں، ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے۔یہ بھی بتایا ہے کہ کارٹون ''ٹام اینڈ جیری'' اور ''سپر مین'' پر سنہ ۱۹۷۰ء میں بعض ملکوں نے پابندی لگادی کہ ہمارے بچے برباد ہو رہے ہیں۔ان چیزوں کو ہم گناہ ہی نہیں سمجھتے، دُکھ تو اس بات پر ہوتا ہے کہ ہم میں جو دیندار ہیں اور بچوں کو دیندار بنانا چاہتے ہیں، مگر اپنے بچوں کو سُور کی شکل والے کارٹون کا لباس پہناتے ہیں، چڈیاں اور نیکر پہناتے ہیں۔

فحش ویڈیو گیم اور فحش کارٹون: پھر آج کل تو فلمیں ہی فحش نہیں ہیں، کارٹون اور ویڈیو گیم تک گندے آگئے ہیں، جن میں لباس فحش ہوتا ہے، اس میں نازیبا حرکات ہوتی ہیں، جن سے بچوں کی حیا کا جنازہ نکل رہا ہے۔والدین کہتے ہیں کہ یہ تو کارٹون ہے، اس میں کیا حرج ہے؟ لیکن اس کا بھی بچے کے دماغ پر اثر پڑتا ہے، ان میں غلط خواہش پیدا ہوتی ہے۔کئی تو قبل از وقت بالغ ہو گئے، پھر جوانی میں شادی کے قابل نہیں رہے، یہ سب حقائق ہیں، ایسے نوجوان اس شعر کا مصداق ہوتے ہیں۔

طفلی گئی علامتِ پیری ہوئی عیاں
ہم منتظر ہی رہ گئے عہدِ شباب کے

بچہ اگر بیمار ہو جاتا ہے تو صحت کے لئے خوب خرچہ کریں گے لیکن اسمارٹ فون، کارٹون، ویڈیو گیم گھر سے ختم نہیں کریں گے جبکہ جس گھر میں تصویر یا کتا ہو، اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، پھر رب کی رحمت کیسے آئے گی؟

(جاری ہے)

نزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اور مرزا قادیانی کا دعویٰ مسیحیت

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت سے پہلے بنفس نفیس تشریف لاکر سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی، خلیفہ اور صحابی کی حیثیت سے دجال کو قتل کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ’’رفع الی السماء‘‘ قرآن پاک سے ثابت ہے: ’’بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ‘‘ اور ’’نزول من السماء‘‘ احادیث کریمہ سے ثابت ہے، بلکہ احادیث کریمہ تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہیں۔

چنانچہ علامہ محمود آلوسی بغدادیؒ اپنی مشہور زمانہ تفسیر ’’روح المعانی‘‘ میں ارشاد فرماتے ہیں:

’’ثُمَّ اِنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ يَنْزِلُ بَاقٍ عَلٰى نُبُوَّتِهِ السَّابِقَةِ لَمْ يُعْزَلْ عَنْهَا بِحَالٍ لٰكِنَّهُ لَا يَتَعَبَّدُ بِهَا لِنَسْخِهَا فِيْ حَقِّهِ وَحَقِّ غَيْرِهِ وَتَكْلِيْفِهِ بِاَحْكَامِ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةِ اَصْلًا وَفَرْعًا..... بَلْ يَكُوْنُ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَحَاكِمًا مِنْ حُكَّامِ مِلَّتِهِ بَيْنَ اُمَّتِهِ بِمَا عَلِمَهُ فِي السَّمَآءِ قَبْلَ نُزُوْلِهِ مِنْ شَرِيْعَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔‘‘

ترجمہ: ’’جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو اپنی نبوت سابقہ پر قائم ہوں گے۔ معزول نہیں ہوں گے، لیکن اس پر عمل پیرا نہیں ہوں گے، کیونکہ ان کی شریعت ان کے اور دوسروں سے متعلق منسوخ ہوچکی۔ وہ اصول وفروع میں شریعت اسلامیہ پر عمل پیرا ہوں گے.... بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ اور آپ کی امت میں حکمران ہوں گے اور یہ سب کچھ وہ آسمان سے آتے ہوئے ساتھ لائیں گے۔‘‘

حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

’’وَاِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَحَادِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَخْبَرَ بِنُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِمَامًا عَادِلًا وَحَكَمًا مُقْسِطًا وَصَرَّحَ بِهٖ فِيْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ اَيْضًا۔‘‘

(تفسیر ابن کثیر، ج: اول، ص: ۵۸۲)

ترجمہ: ’’اور وہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہیں اور قیامت سے پہلے ان کی تشریف آوری سے متعلق احادیث متواتر ہیں کہ وہ امت مسلمہ میں ایک عدل وانصاف کرنے والے حکمران ہوں گے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے اس کی سورۂ نساء کی تفسیر میں تصریح کی ہے۔‘‘

ایسے ہی امام ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں اجماع نقل کیا ہے۔

(ص: ۳۵۸، ج: ۶)

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع ونزول کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ جہاں احادیث طیبہ میں ان کے نزول کا ذکر ہے، اس سے مراد اصل عیسیٰ نہیں بلکہ مثیلِ مسیح ہے اور وہ میں ہوں۔ جب کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں ان کی آمد ثانی کا تذکرہ فرمایا ہے، وہاں ان کے نام، والدہ کا نام، وقتِ نزول، نزول من السماء کے بعد زمین پر مدتِ قیام اور کارہائے نمایاں، جو سرانجام دیں گے، ان کی تفصیلات بھی بیان فرمائی ہیں۔

چنانچہ ذیل میں ہم چند احادیث کریمہ بیان کرتے ہیں:

۱:... ’’قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعَ الْحَرْبَ، وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ....الخ۔‘‘ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: ’’فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! عن قریب یقیناً تم میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے عادل حکمران کی حیثیت سے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جنگ کو موقوف کردیں گے، مال عام کردیں گے، یہاں تک کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا اور ایک سجدہ (دوگانہ) دنیا اور دنیا کی تمام اشیا سے بہتر ہوگا۔‘‘

۲:... ’’عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔‘‘

(رواہ البخاری ومسلم)

جب کہ بیہقی شریف میں ’’اِذَا نَزَلَ فِیْکُمْ مِنَ السَّمَاءِ‘‘ کے الفاظ ہیں۔(بیہقی:۴۲۴)

۳:…’’وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُھِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیُثْنِیَنَّھُمَا۔‘‘(رواہ مسلم،ص:۱۹۳،ج:۲)

ترجمہ:’’فرمایا:قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے!یقیناً ابن مریم فج الروحاء کے مقام پر حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے اور تلبیہ (لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) پڑھیں گے۔‘‘

۴:…’’قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَحْرَزَھُمَا اللّٰہُ مِنْ نَارٍ، عِصَابَۃٌ تَغْزُو الْھِنْدَ، وَعِصَابَۃٌ تَکُوْنُ مَعَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ، رَوَاہُ النَّسَائِیْ۔‘‘(رواہ مسلم،ج:۸،ص:۷،۳،ابوداؤد،ج:۴،ص:۱۱۴)

ترجمہ:’’فرمایا: میری امت میں سے دو جماعتیں ایسی ہوں گی جنہیں اللہ پاک جہنم کی آگ سے محفوظ رکھیں گے:(۱)ایک جماعت جو غزوۂ ہند کرے گی اور (۲)دوسری جماعت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کو قتل کرے گی۔‘‘

۵:… ’’عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِیَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: یَقْتُلُ اِبْنُ مَرْیَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ۔‘‘

(الترمذی،ج:۹،ص:۹۸،احمد،ج:۳،ص:۴۲۰)

ترجمہ:’’فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لُد نامی شہر کے دروازے پر قتل کریں گے۔(’’لُد‘‘ اسرائیل کا ایئربیس ہے)۔‘‘

۶:…’’عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَنْزِلَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا مُقْسِطًا وَاِمَامًا عَدْلًا فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَۃَ وَیَفِیْضُ الْمَالُ حَتّٰی لَایَقْبَلَہٗ اَحَدٌ۔‘‘

(رواہ ابن ماجہ،ج:۳،ص:۱۳۶۳،الدرالمنثور،ج:۲،ص:۳۶)

ترجمہ:’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام عادل اور منصف حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے،صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور مال عام کردیں گے کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔‘‘

۷:…’’قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا اَوَّلُھَا وَالْمَسِیْحُ اٰخِرُھَا، وَفِیْ رِوَایَۃٍ: وَالْمَھْدِیُّ وَسْطُھَا۔‘‘

(کنزالعمال،۷:۲۰۳،الدرالمنثور،۲:۳۶)

ترجمہ:’’فرمایا:وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے(یعنی کبھی بھی ہلاک نہیں ہوسکتی)جس کی ابتدا میں خود ہوں اور مہدی درمیان میں ہوں گے اور مسیح علیہ السلام آخر میں ہوں گے۔‘‘

۸:…’’قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عِنْدَ مَنَارَۃِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ۔‘‘

(اخرجہ الطبرانی وکنزالعمال)

ترجمہ:’’فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجد دمشق کے مشرقی مینار کے قریب نازل ہوں گے۔‘‘

۹:…’’اِنَّ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمْ یَمُتْ وَاِنَّہٗ رَاجِعٌ اِلَیْکُمْ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔‘‘

(ابن کثیر،۱:۵۷۶،۵۷۷)

ترجمہ:’’فرمایا:حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت واقع نہیں ہوئی،اور وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آنے والے ہیں۔‘‘

۱۰:…’’عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ صِفَتُہٗ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاۃِ، وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَصَاحِبَیْہِ فَیَکُوْنُ قَبْرُہٗ رَابِعًا۔‘‘

(تاریخ بخاری احمد،ج:۲،ص:۲۹۸،۲۹۹)

ترجمہ:’’حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف جو تورات میں لکھے ہوئے تھے،ان میں سے یہ ہے کہ وہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں گے۔‘‘

۱۱:…’’قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَاْتِیْ عَلَیْہِ الْفَنَاءُ۔‘‘(درمنثور،ج:۳،ص:۲۴)

ترجمہ:’’سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں سے مباحثہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بے شک! عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔‘‘

۱۲:…’’قَالَ: فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ مِنْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ۔‘‘(مشکوٰۃ،ص:۴۸۰)

ترجمہ:’’اور فرمایا کہ وہ میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے اور ہم قیامت کے دن ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) کے درمیان ایک ہی مقبرہ سے اٹھیں گے۔‘‘

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے نزول متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ تقریباً ایک سو احادیث و آثار ’’التصریح بما تواتر فی نزول المسیح‘‘ میں بیان کیے

گئے ہیں اور دو سو سے زائد علامات بیان کی گئیں۔ جن میں سے ایک نشانی بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔ اگر تقابل کیا جائے تو یقین ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی دعویٔ مسیحیت میں جھوٹا تھا، جب وہ ایک دعوے میں جھوٹا ثابت ہوا تو اس کے کسی اور دعوے کا اعتبار نہیں رہتا۔ مثلاً:

☆.....آنے والے مسیح کا نام عیسیٰ (علیہ السلام) ہے، جب کہ مرزا کا نام غلام احمد ہے۔

☆.....آنے والے مسیح کی والدہ کا نام مریم ہے، جب کہ مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی ہے۔

☆.....آنے والا مسیح آسمان سے آئے گا، جب کہ مرزا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

☆.....آنے والا مسیح جامع مسجد دمشق کے مشرقی مینارہ کے پاس نازل ہوگا، جب کہ اس نے دمشق نہیں دیکھا۔

☆.....آنے والا مسیح دجال کو قتل کرے گا، جب کہ مرزا قادیانی نے انگریز کو دجال قرار دیا اور ساری زندگی دجال کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہا۔

☆.....آنے والا مسیح پوری دنیا کا حکمران ہوگا، جب کہ اسے قادیان جیسی چھوٹی بستی میں بھی حکومت نصیب نہیں ہوئی۔

☆.....آنے والے مسیح کے زمانے میں یہودیوں کا قتل عام ہوگا، جب کہ قادیانیوں کا حیفہ (اسرائیل) میں مرکز ہے۔

☆.....آنے والا مسیح حج، عمرہ یا دونوں کرے گا، جب کہ مرزا قادیانی کو ان میں سے کوئی نصیب نہیں ہوا۔

☆.....آنے والے مسیح کے دور میں ہر طرف امن وسکون ہوگا۔ مرزا کے بعد تیسری جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔

☆.....آنے والے مسیح کے دور میں زکوٰۃ وصدقات لینے والا کوئی نہ ہوگا۔ اب ہماری حکومتیں مانگتی ہیں۔

☆.....آنے والا مسیح رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پر حاضری دے گا اور درود وسلام پڑھے گا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب دیں گے۔ جب کہ اسے حاضری نصیب نہیں ہوئی۔

☆.....آنے والا مسیح وفات کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر میں دفن ہوگا۔ اسے لاہور میں موت آئی اور قادیان میں اس کا مرگھٹ بنا، لہٰذا اس میں مسیح ہونے کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

☆☆ .... ☆☆

ختم نبوت کانفرنس، جابہ وادی سون

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد ختم نبوّت جابہ وادی سون سکیسر ضلع خوشاب میں مورخہ 21/اپریل 2024 بروز اتوار بعد نمازِ ظہر عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری عبدالقیوم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، ہدیہ نعت مقبول جناب شعیب عباس نے پیش کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا مفتی محمد حسن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، مولانا قاضی شفیق الرحمٰن رحیم یار خان، مولانا محمد ساجد ضلعی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب، مولانا نور محمد آصف ٹمن کے خطابات ہوئے۔ جبکہ اسٹیج اسکریٹری کے فرائض مولانا محمد نواز نے سرانجام دیئے، قاری فضل محمود کاشف نے جابہ کانفرنس کی قرارداد پیش کیں۔ کانفرنس میں علاقہ بھر سے علماء کرام ودیگر معززین نے شرکت کی۔ مولانا پیر خبیب احمد، مولانا لیاقت عثمان صدیق آباد، مفتی طیب نوشہرہ، مولانا عطاء اللہ امیر جمعیت علمائے اسلام وادی سون، مفتی ظہیر احمد ظہیر، مولانا احمد خان، مولانا جاوید کھوڑہ، مولانا ادریس اور مولانا اسماعیل مردوال، مولانا بلال احسن انگہ، مولانا جمشید ناڑی، حاجی فاروق کورڈھی، مولانا اشفاق کھبکی، خالد مسعود ایڈووکیٹ تلہ گنگ، قاری محمد شریف پچنند، مولانا انعام اللہ اچھالہ، نلی تلہ گنگ پپل وگردو نواح سے کثیر تعداد میں شرکاء نے شرکت کی، کانفرنس کی کامیابی کے لئے مولانا عبیدالرحمٰن انور تلہ گنگ، مولانا محمد اسماعیل جابہ وکارکنان ختم نبوت نے بھرپور کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کی خدمات کو دوام بخشے، آمین یارب العالمین!

بہاولپور... ایک قدیمی اسلامی ریاست

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بہاولپور جنوبی پنجاب کا چھٹا بڑا، پاکستان کا گیارھواں بڑا شہر ہے۔ بہاولپور مغلیہ دور میں ملتان کا حصہ تھا، نواب محمد بہاول خان عباسی نے اس علاقہ کو الگ نام دیتے ہوئے ۱۷۴۸ء میں ریاست بہاول پور کی بنیاد رکھی۔ یہ ریاست تین اضلاع رحیم یار خان، بہاولپور اور بہاولنگر پر مشتمل تھی۔ عباسی خاندان نے دوسو سال تک ریاست پر حکومت کی۔ آخری نواب سر محمد صادق خان عباسی نے اسے پاکستان میں ضم کر دیا۔ بہاولپور برصغیر کی پہلی ریاست تھی جس نے پاکستان میں ضم ہونے کا اعلان کیا۔ بہاولپور پہلے ریاست کا ہیڈ کوارٹر تھا، اب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے۔

بہاولپور کی مشہور تاریخی عمارات میں جامع مسجد الصادق جو چوبیس کنال رقبہ پر محیط ہے۔ یہ مسجد سفید سنگ مرمر سے بنائی گئی، سب سے گنجان اور مصروف بازار چوک بازار، چوک شیرازی کے ساتھ واقع ہے۔ جہاں ہر سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنس بھی ہوتی ہے۔

بہاولپور میں بارہ نواب گزرے ہیں، ان کے عالیشان محلات نور محل، گلزار محل، دربار محل، اب بھی شان وشوکت کے ساتھ قائم ہیں، کبھی یہ نوابوں کا مسکن ہوتے تھے، اب سیاحوں کی تفریح گاہ ہیں، کسی زمانہ میں یہ شہر فصیل بند ہوتا تھا اور اس کے سات دروازے ہوتے تھے۔ ملتانی گیٹ، شکار پوری گیٹ، بوہر گیٹ، ڈراوری گیٹ، موری گیٹ، احمد پوری گیٹ اور بیکانیری گیٹ۔ بیکانیری گیٹ کا نام اب فرید گیٹ ہے۔ یہ بہاولپور کا سب سے مشہور گیٹ ہے۔ اب فصیل تو نہیں رہی، البتہ دروازے موجود ہیں۔ حالیہ دنوں میں ان دروازوں کی تعمیر نو کی گئی ہے۔

بہاولپور کی سینٹرل لائبریری جو پنجاب کی دوسری بڑی لائبریری ہے، جس میں تقریباً ایک لاکھ کتابیں موجود ہیں۔ ۱۹۴۷ء سے لیکر اب تک مشہور قومی اخبارات کا ریکارڈ لائبریری میں موجود ہے۔ بصارت سے محروم حضرات کے لئے بھی مطالعہ کی سہولت موجود ہے۔

شہر سے اسی کلومیٹر پر جنوب کی طرف قلعہ ڈیراور ہے۔ نویں صدی عیسوی میں یہ قلعہ راجپوتوں نے تعمیر کیا تھا، جب یہاں عباسی خاندان کی حکومت قائم ہوئی۔ یہ قلعہ ریاست بہاولپور کا حصہ بنا دیا گیا۔ یہ قلعہ اب بھی عباسی خاندان کی ملکیت ہے۔ اس کے پاس ایک دریا باکڑہ کے نام سے بہتا تھا، جس کا اب نام ونشان نہیں۔ قلعہ کے سامنے قدیم اور خوبصورت مسجد ہے، جو سفید سنگ مرمر سے بنائی گئی۔ اس کو وباسی شاہی مسجد کہا جاتا ہے۔ اس کو جامع مسجد دہلی کے ڈیزائن پر بنایا گیا۔ قلعہ اب گردش زمانہ کی نذر ہو چکا ہے۔ مگر مسجد الحمدللہ! آباد ہے، باجماعت نماز کے علاوہ بچوں کو تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

(ملخص از بچوں کا اسلام، ۳۱ر دسمبر ۲۰۲۳ء)

جامعہ عباسیہ کسی زمانہ میں ایک معروف دینی درسگاہ تھی، جہاں بڑے بڑے علماء کرام براجمان تھے، جہاں شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹویؒ، مولانا فاروق احمد انصاریؒ، مولانا محمد صادق بہاولپوریؒ، مولانا محمد علیؒ کے علاوہ علامہ شمس الحق افغانیؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، علامہ احمد سعید شاہ کاظمی سمیت کئی ایک جید علماء کرام مدرس تھے۔ جامعہ عباسی کی آخری ڈگری علامہ کی تھی، جس سے قدآور شخصیات پیدا ہوئیں۔ ان میں سے ایک معروف نام علامہ رحمت اللہ راشدؒ کا بھی ہے، جو جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف رہے۔ ان کے بھائی علامہ ولی اللہ واحدؒ جو روزنامہ کائنات بہاولپور کے مدیر اعلیٰ تھے۔ جامعہ عباسیہ جب اسلامیہ یونیورسٹی میں تبدیل ہوئی تو وہ تمام دینی علوم پس پشت ڈال کر اسے عصری تعلیمی ادارہ بنا دیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور میں قدیم جماعت ہے، بہاولپور میں مجلس کے بانی امیر حکیم محمد ابراہیم جالندھریؒ ہوا کرتے تھے۔ ان کے بعد الحاج محمد ذکر اللہؒ امیر بنے، یہ بھی جالندھر سے ہجرت کر کے بہاولپور میں قیام پذیر ہوئے۔

الحاج سیف الرحمٰن انصاریؒ بھی ایک عرصہ تک مجلس کے امیر رہے۔ ان کی وفات فروری ۲۰۲۳ء کے بعد سے مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مدظلہ امیر چلے آرہے ہیں۔ مبلغین میں مولانا غلام محمد علی پوریؒ، مولانا عبداللطیف جتوئی، محمد اسماعیل شجاع آبادی مبلغ رہے۔ ۱۹۹۰ء سے مولانا محمد اسحاق ساقی زیدمجدہ مبلغ چلے آرہے ہیں۔

کسی زمانہ میں جماعت حزب اللہ بھی تھی، مجلس احرارِ اسلام کے الحاج محمد حسن چغتائی نے بھی مجلس احرارِ اسلام کا دم خم باقی رکھا۔ قاری عبدالعزیزؒ، حافظ محمد اجملؒ یکے بعد دیگرے ذمہ دار رہے۔ آج کل مولانا عبدالعظیم ذمہ دار ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کو محمد سرور خانؒ نے خوب سنبھالا، ان کے بعد محمد یاسین قریشیؒ، محمد عبداللہ قریشیؒ ایڈووکیٹ، علامہ ریاض احمد چغتائی نے بھی جمعیت علماء اسلام کا علم جھکنے نہ دیا۔ اب قاری غلام یاسین صدیقی زیدمجدہ جمعیت کی امارت پر فائز چلے آرہے ہیں۔

جامع مسجد الصادق کی خطابت پر مولانا قاضی عظیم الدینؒ، مولانا قاضی رشید احمدؒ، مولانا قاری رشید احمد نقشبندی (جلال پور پیر والا) براجمان رہے، بوقت تحریر ہمارے حضرت بہلویؒ کے خاندان کے چشم و چراغ مولانا سیف الرحمٰن بہلوی حفظہ اللہ امامت و خطابت کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔

دینی مدارس میں دارالعلوم اسلامی مشن جو عیسائی مشن کے مقابلہ میں امام الملوک والسلاطین حضرت مولانا سید عبدالقادر آزادؒ نے قائم کیا۔ حاجی عبدالمجید سیمنٹ والے، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ خطیب العصر، مولانا محمد حنیف شیخ الحدیث، شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمٰن درخواستیؒ نے بھی وقتاً فوقتاً اس کو سنبھالے رکھا۔ بوقت تحریر مولانا عبدالرزاق دینی علوم کے اہتمام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

اس ادارہ کی کمیٹی عصری علوم کے عمائدین پر مشتمل ہے، بوقت تحریر ہمارے حضرت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد نوراللہ مرقدہ کے متوسلین میں سے ڈاکٹر حمیداللہ خان خاکوانی زیدمجدہ اس کے مہتمم ہیں۔ دارالعلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بی کے بانی ناظم اعلیٰ مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوریؒ تھے، آپ نے فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ سے ۱۹۴۹ء میں ردِ قادیانیت پر تربیت حاصل کی اور مجلس کے گوجرانوالہ سکھر، مظفر گڑھ کے مبلغ رہے۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے حکم پر دارالعلوم مدنیہ قائم کیا۔ آپ کی وفات ۱۳/ مارچ ۱۹۹۷ء کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا زبیر احمدؒ مہتمم بنائے گئے۔ وہ بھی تھوڑا عرصہ بعد وفات پاگئے تو مولانا غلام مصطفیٰ کے برادر نسبتی مولانا مفتی عطاء الرحمٰن مہتمم بنائے گئے۔ دارالعلوم مدنیہ، بہاولپور کے مدارس میں سے بڑا مدرسہ ہے، جہاں دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں۔

جامعہ صدیقیہ: نور محل روڈ کے بانی قاری غلام یاسین صدیقی ہیں۔ ابتدا میں مدرسہ میں چھوٹی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں، جب طلبا کا رجوع ہوا اور جگہ تھوڑی پڑ گئی تو احمد پور شرقیہ روڈ پر وسیع و عریض جگہ خرید کر وہاں مدرسہ منتقل کر لیا۔ مدرسہ قدیم میں شاید حفظ کی کلاسیں ہیں، دورۂ حدیث شریف تک جدید عمارت میں مدرسہ ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔

جامعہ عباسیہ: کے نام سے بھی ادارہ ہے، وہاں بھی دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی ہے۔

دارالعلوم قدسیہ: کے بانی جناب فیض محمد کھیڑا تھے۔ یہ مدرسہ کچھ عرصہ مجلس کے انتظام میں رہا۔ کھیڑا صاحب کی بار بار مداخلت پر مجلس نے یہ ادارہ چھوڑ دیا تو کھیڑا صاحب نے یہ ادارہ مولانا اللہ بخشؒ کے سپرد کر دیا، ان کی وفات کے بعد ان کے فرزندان گرامی یہ ادارہ چلا رہے ہیں۔

جامعہ فاروقیہ ماڈل ٹاؤن بی: بھی تجوید و قرأۃ کا مرکز رہا ہے، استاذ القرأ حضرت قاری عبدالقادر ہاشمیؒ نامور قرأ میں سے تھے، ان کے بعد قاری احسان الرحمٰن نے اپنے استاذ محترم کے طرز کو نبھایا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ تعلیم القرآن بھی بہاولپور میں ایک عرصہ سے قائم ہے۔ پہلے نورانی مسجد محلہ محمد پورہ میں، کچھ سال پہلے جامع مسجد الصادق میں کچھ تعمیر و توسیع نو ہوئی نیچے والی منزل میں شمال کی طرف ایک کمرہ بنا کر اس میں تعلیم القرآن کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ الحاج محمد ذکراللہؒ سابق امیر مجلس کے پوتے اور چوہدری محمد ادریسؒ کے فرزند ارجمند قاری محمد ابوبکر سلمہ تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

علاوہ ازیں بھی کئی ایک مدارس محلہ جات میں قائم ہیں، وہاں قرآن کریم کے حفظ کے شعبے کام کر رہے ہیں۔ اللہ پاک ان تمام مکاتب و مدارس کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائیں۔ بہاولپور میں دین داری اور شہروں کی نسبت زیادہ تھی نئی نسل میں وہ دینی جوش و جذبہ نہیں جو ان کے آباؤ اجداد میں تھا تاہم اور بہت سے شہروں سے بہتر ہے۔ ☆☆

آہ! مولانا احمد میاں حمادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب

خانقاہ عالیہ ہالیجی شریف ضلع سکھر کے بانی قطب الاقطاب حضرت مولانا سائیں حماد اللہ ہالیجوی کے ایک صاحبزادہ کا نام مولانا محمود حسین تھا۔ان کے بیٹے کا نام احمد رکھا گیا جو آگے چل کر احمد میاں حمادی کے نام سے مشہور ہوئے۔احمد میاں کی پیدائش ہالیجی شریف میں نومبر 1935ء اور وفات 9/شوال 1445ھ مطابق 18/اپریل 2024ء کو ٹنڈو آدم میں ہوئی۔یوں شمسی اعتبار سے کل عمر 90 سال بنتی ہے۔

احمد میاں حمادیؒ نے ابتدائی دینی اور اسکول کی تعلیم ہالیجی شریف میں حاصل کی۔دینی تعلیم کی تکمیل اور دورۂ حدیث شریف رجب 1318ھ، دسمبر 1961ء میں ٹھیری مدرسہ دارالہدیٰ سے کیا۔13/رجب مطابق 22/دسمبر 1961ء کو سند فراغ حاصل کی۔آپ کی سند فراغ پر مولانا عزیز اللہ، مولانا قاضی فضل اللہ، مولانا قطب الدین، مولانا غلام قادر، مولانا محمد بلال، مولانا امداد اللہ کے دستخط ہیں۔10/مارچ 1962ء کو آپ سکھر کے محکمہ اوقاف کے خطیب مقرر ہوئے۔سفید مسجد اور معصوم شاہ مینارہ روڈ سکھر مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔1970ء میں بطور ڈسٹرکٹ خطیب کے مرکزی جامع مسجد ٹنڈو آدم میں آپ کی تقرری ہوئی۔پھر یہیں سے ریٹائرمنٹ ہوئی اور پھر جنازہ بھی یہیں سے اٹھا۔1980ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہوئے۔ٹنڈو آدم میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی بنیاد رکھی۔حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کے دور امارت اور اپنے دور صحت میں بھر پور خدمات سرانجام دیں۔مرکزی شوریٰ کے رکن بھی مقرر ہوئے، عقیدۂ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے حوالہ سے آپ کی گراں قدر خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔اتنی سنہری اور انمٹ خدمات انجام دیں کہ آپ اس کام کا نشان وعلامت قرار دیئے جاتے تھے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے آپ کو خلافت سے سرفراز کیا۔امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے اجراء 26/اپریل 1984ء کے بعد اندرون سندھ قادیانیت کو عدالتی طور پر وہ ناکوں چنے چبوائے جو تاریخ کا یادگار حصہ ہیں۔اس وقت سندھ کا کوئی قادیانی ملزم چناب نگر میں روپوشی اختیار کرتا یا چناب نگر کے قادیانی رسائل و جرائد قانون کی خلاف ورزی کرتے تو آپ سندھ سے پولیس لے جا کر ان کو وہاں سے گرفتار کرا کے لاتے۔قادیانی مرکز چناب نگر اور اندرون سندھ قادیانی جماعت کے اوباشوں کے لیے مولانا حمادی میاں کا نام ڈراؤنا خواب بن گیا تھا۔ان کے نام سے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر اوس پڑ جاتی تھی۔اندرون سندھ کوٹڑی وغیرہ میں گوہر شاہی جھوٹے مدعی مہدویت کو قانون کے شکنجہ میں جکڑا تحریر و تقریر کے متعدد معرکے برپا کیئے، انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میر پور خاص سے 99 سال کی قید با مشقت دلوائی۔گوہر شاہی اپنی جان کے لالے پڑنے پر امریکا اپنے آقاؤں کے پاس جا سدھارا۔اس کی عدم موجودگی میں سزا ہونے کے عدالتی عمل نے اس کے پاکستان آنے کے راستے مسدود کر دیئے۔مرنے کے بعد پیک ہو کر آیا۔اس کے کفریہ اور اہانت رسول کے ارتکاب جرائم کے بعد عدالتی سطح پر حمادی میاں کی گرفت سے وہ ایک آزادانہ سانس پاکستان میں نہ لے سکا۔اس کا تمام تر کریڈیٹ مولانا احمد میاں حمادیؒ کو جاتا ہے۔دوران ملازمت اوقاف آپ نے محکمہ اوقاف کے تحت 6/ستمبر سے 25/نومبر 1962ء تک ایک تربیتی کورس علوم اسلامیہ اکیڈمی کوئٹہ سے کیا۔اکیڈمی کے ڈائریکٹر جناب سید حامد حسین بلگرامی نے آپ کو سند سے نوازا۔انہیں دنوں علوم اسلامیہ اکیڈمی کوئٹہ کے شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ تھے۔آپ نے خصوصی طور پر آپ کو تحریری اجازت حدیث کی اعزازی سند سے بھی سرفراز کیا۔

مولانا احمد میاں حمادی ایسے بخت آور تھے کہ جس میدان میں قدم رکھا ترقی کے مدارج آپ کے لیے موم ہوتے گئے۔ایک زمانہ میں آپ دین اسلام کی حمیت کا اپنے علاقہ میں نشان تھے۔ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی پوری مصروفیت کا محور تبلیغ اسلام کو بنالیا۔اس میں بڑا نام پایا۔آج سے کچھ عرصہ پہلے بیمار ہوئے۔ویسے بھی ہلکے پھلکے جسم کے دراز قد انسان تھے۔عمر بھر قلت طعام کے خوگر رہے۔اب بیماری نے اور کمزور کر دیا تو بستر سے لگ گئے۔سرگرمیاں ماند پڑ گئیں۔بیماری نے جسم وجان کو اپنی گرفت میں لے لیا۔آپ کا وجود سراپا نور بن گیا۔روحانیت کے سراپا نور نے بڑی جرأت کے ساتھ بیماری کا مقابلہ کیا۔بیماری نے آپ کو روحانی درجات کی بلندی پر فائز کر دیا۔آخری چند دن استغراق کی کیفیت رہی کہ اس حالت میں آخرت کا راہی آخرت کے سفر پر روانہ ہو گیا۔شہر کے مرکزی قبرستان میں ابدی نیند سو گئے۔اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔آپ کے بڑے صاحبزادہ مولانا راشد مدنی نے جنازہ پڑھایا، جو جامع مسجد میں ڈسٹرکٹ خطیب بھی ہیں۔حق تعالیٰ مرحوم کی تربت کو اپنی رحمتوں سے سدا بہار بنادیں، آمین۔

رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب		مصنف	قیمت
1	محاسبہ قادیانیت، جلد نمبر 1 تا 32 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے)		متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	11200
2	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ	(5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
3	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ		پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	500
4	رئیس قادیان		ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	500
5	آئینہ قادیانیت		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
6	ائمہ تلبیس		ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	500
7	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے		جناب محمد متین خالد صاحب	250
8	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	250
9	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ	(5 جلدیں) مکمل سیٹ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1500
10	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	600
11	تحفہ قادیانیت	(چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1800
12	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت)	(جلد اوّل)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	350
13	مجموعہ رسائل (رد قادیانیت)	(جلد دوم)	رسائل اکابرین	350
14	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ		مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	300
15	خطبات شاہین ختم نبوت	(دو جلدیں)	مولانا محمد بلال ، مولانا محمد یوسف ماما	700
16	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت		حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	350
17	قادیانیت کا تعاقب		مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد	250
18	تحریک ختم نبوت	(10 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	4500
19	مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ	(تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1000
20	ختم نبوت کورس		مولانا مفتی مصطفیٰ عزیز صاحب	350
21	مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت		جناب محمد متین خالد صاحب	400
22	فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے	(دو جلدیں)	جناب محمد متین خالد صاحب	700

نوٹ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ: ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ